DIRECTORATE
GENERAL PUBLIC REALTEIONS
BALOCHISTAN

نظامتِ اعلیٰ تعلقاتِ عامہ
حکومتِ بلوچستان

NO.DGPR(PRESS CLIPPING)/ 146

DATED. 12-02-2026.

SUBJECT:- PRESS CLIPPINGS.

kindly find enclosed here with a set of press clipping of Local/National Newspapers for information and necessary action.

***for* (Director General)**

The Press Secretary to
Chief Minister, Balochistan, Quetta.

RAMZAY ROAD QUETTA

PHONE NO: 081-9202548-9201615-9201956, FAX NO:081-9201108
e-mail: dgprquettabalochistan@.com, dgprquetta.advt@gmail.com

CamScanner

DIRECTORATE
GENERAL PUBLIC RELATIONS
BALOCHISTAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

مورخہ 12.02.2026

نمبر شمار	قومی ومقامی خبریں	اخبارات
01	بشیر زیب اللہ نذر بھارتی پراکسیز انہیں بلوچ کہنا مناسب نہیں، وزیر اعلیٰ بگٹی	جنگ ودیگر اخبارات
02	بنیادی سہولیات کی فراہمی حکومت کی اولین ترجیح ہے، سردار کھیتر ان	جنگ ودیگر اخبارات
03	بزدلانہ حملوں سے قوم کے حوصلے پست نہیں ہونگے، بخت محمد کاکڑ	انتخاب ودیگر اخبارات
04	کوئٹہ کے تین تھانوں کو شہداء سے منسوب کر دیا گیا	مشرق ودیگر اخبارات
05	شجرکاری کے بعد درختوں کو موثر نگہداشت کی جائے، عمران گچکی	جنگ ودیگر اخبارات
06	جھینگا فارمنگ منصوبہ معاشی ترقی میں نمایاں کردار ادا کرے گا، بلال کاکڑ	مشرق ودیگر اخبارات
07	صوبائی معیشت میں معدنیات کا شعبہ مرکزی حیثیت رکھتا ہے، کمشنر کوئٹہ	جنگ ودیگر اخبارات
08	بلوچستان اسمبلی، دہشتگردی کے واقعات کیخلاف مذمتی قرارداد منظور	جنگ ودیگر اخبارات
09	بلوچستان اسمبلی کے ارکان کی رخصت کی درخواستیں منظور	جنگ ودیگر اخبارات
10	حکومت بلوچستان نے 39 انتہائی مطلوب دہشتگردوں کی فہرست جاری کردی	جنگ ودیگر اخبارات
11	بلوچستان میں اسمگلنگ کا پیسہ دہشتگردانہ کارروائیوں میں استعمال ہوتا ہے، سیکورٹی عہدیدار	جنگ ودیگر اخبارات
12	وفاق میں بلوچ آواز کیلئے کوئی حقیقی جگہ موجود نہیں، اختر مینگل	جنگ ودیگر اخبارات
13	کوئٹہ کے مختلف روٹس پر گرین بس کی سہولت فراہم کی جائے، جمعیت ن	جنگ ودیگر اخبارات
14	بلوچستان کے حالات ٹھیک کرنے کیلئے مخلصانہ کوششوں کی ضرورت ہے، ہدایت الرحمٰن	جنگ ودیگر اخبارات
15	قیام امن کے نام شہریوں کو مشکلات سے دوچار کر دیا گیا، پشتونخوا میپ	جنگ ودیگر اخبارات
16	سردار اختر مینگل کی استعفیٰ کی منظوری مناسب عمل نہیں، کامران مرتضیٰ	جنگ ودیگر اخبارات

امن وامان:

دکی لیویز اہلکاروں کا قتل جرم ثابت چار افراد کو سزائے موت، افغانستان سے منشیات اسمگلنگ کی ناکام کوشش 1.2 ٹن چرس برامد، دو افراد گرفتار، ڈیرہ مراد جمالی بھائی نے فون پر بات کرنے پر بہن کو گولی ماردی پٹ فیڈر میں خانہ بدوش خاتون جاں بحق

مسائل:

کوئٹہ کراچی شاہراہ دورویہ کرنے کا منصوبہ التواء کا شکار، حب شہر میں بڑی گاڑیوں کا داخلہ ٹریفک جام روز کا معمول بن گیا

CamScanner

DIRECTORATE
GENERAL PUBLIC RELATIONS
BALOCHISTAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

مورخہ 12.02.2026

اداریہ :

روزنامہ آزادی کوئٹہ نے " **وزیر اعلیٰ بلوچستان کا پی پی ایل معاہدے کی پاسداری نہ کرنے پر اظہار برہمی ،عوامی حقوق کے تحفظ کا عزم !** " کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے کہ بلوچستان میں پی پی ایل اربوں روپے کما رہی ہے مگر صوبے کے ساتھ ہونے والے معاہدوں کی پاسداری نہیں کر رہی حکومت بلوچستان کی جانب سے پہلے بھی پی پی ایل کے ناروا رویہ پر شدید تحفظات اور برہمی کا اظہار کیا گیا جب صوبائی حکومت نے پاکستان پیٹرولیم (پی پی ایل) کے ساتھ لیز معاہدے میں توسیع سے متعلق غیر سنجیدگی پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے معاملہ وفاقی حکومت کے ساتھ اٹھانے کا فیصلہ کیا تھا حکومت بلوچستان اور پی پی ایل کے مابین معاہدہ تقریباً 15 سال سے ایکسپائر ہو چکا تھا اس دوران صوبائی حکومت نے اپنے تحفظات و خدشات کا اظہار کرتے ہوئے کہا تھا کہ اس دوران پی پی ایل نے لگ بھگ ایک سو ارب روپے سے زائد کمائے لیکن صوبائی حکومت کو اس میں سے کوئی حصہ نہیں دیا اور پی پی ایل سے متعلق تحفظات وفاقی حکومت کے ساتھ اٹھانے کا فیصلہ کیا گیا تھا گزشتہ سال پی پی ایل اور حکومت بلوچستان کے درمیان سوئی ڈویلپمنٹ اینڈ پروڈکشن لیز کیلئے معاہدہ ہوا۔ معاہدے کے تحت پی پی ایل حکومت بلوچستان کو 60 ارب روپے فراہم کریگا جسے اہم اور تاریخی پیشرفت قرار دیا گیا۔

اداریے:

روزنامہ قدرت کوئٹہ نے " **دہشت گردی کیخلاف مشترکہ عزم ـــــ بین الصوبائی ہم آہنگی پر زور** " کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

روزنامہ بلوچستان نیوز کوئٹہ نے " **بلوچستان کے دیرینہ مسائل اور حکومت کے جاری دوٹوک اقدامات** " کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

روزنامہ بلوچستان ایکسپریس کوئٹہ نے " Punjab stands with Balochistan " کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

روزنامہ بلوچستان ٹائم کوئٹہ نے " Backbreaking inflation " کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

مضامین:

روزنامہ قدرت کوئٹہ نے " **بلوچستان کا المیہ اور ریاستی ذمہ داری** " کے عنوان سے طارق کا مضمون تحریر کیا ہے۔

روزنامہ آزادی کوئٹہ نے " **بلوچستان کو بڑی محنت سیچنگ میں جھونکا جارہا ہے** " کے عنوان سے بابا الف کا مضمون تحریر کیا ہے۔

برائے ڈائریکٹر جنرل
نظامت تعلقات عامہ بلوچستان

THE DAILY JANG QUETTA

روزنامہ جنگ کوئٹہ

بانی میر خلیل الرحمٰن

جلد 55 | جمعرات، 23 شعبان المعظم 1447ھ 12 فروری 2026ء | نمبر 43

قیمت 35 روپے

وزیر اعلیٰ بگٹی: پاپولر بیانیہ جلد دفن ہونے والا ہے، بشیر زیب، اللہ نذر بھارتی پراکسیز، انہیں بلوچ کہنا مناسب نہیں

بلوچ لاحاصل جنگ سے دور ہوں، محرومی اور تشدد کے درمیان تفریق کریں، دہشت گرد عوام کو بطور ڈھال استعمال کررہے، مسئلہ سیاسی ہے تو بات کرلیتے ہیں، دہشت گردی کو مسائل سے کیسے جوڑا جاسکتا ہے

ٹوپٹر سردار اخلاق سے پیش آئیں تو ہم بھی وہی کرینگے، تشدد کو درست ثابت کرنے کی کوشش بہت خطرناک، اسکوٹر پر ویڈیو بنا کر قوم کو مرعوب نہیں کیا جاسکتا، اسمبلی میں اظہار خیال

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ دہشت گردی کو محرومی یا حقوق سے جوڑا نہیں جاسکتا، بلوچستان اور پاکستان کے لوگ محرومی اور تشدد کے درمیان تفریق کریں، پاپولر بیانیہ نہیں ریاست عزیز ہے پاپولر بیانیہ جلد ختم ہونے والا ہے، بلوچ لاحاصل جنگ سے اپنے آپ

وزیر اعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ کوئٹہ میں پودا لگا کر شجرکاری مہم کا افتتاح کررہے ہیں

وزیر اعلیٰ نے شجرکاری مہم کا افتتاح کیا

کوئٹہ (خ ن) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ کوئٹہ میں پودا لگا کر صوبے میں شجرکاری مہم 2026 کا باقاعدہ آغاز کردیا موسم بہار کی آمد کی مناسبت صوبے بھر پودے لگائے جائیں گے اس موقع پر صوبائی وزرا و اراکین اسمبلی اور سکریٹری جنگلات عمران گچکی بھی موجود تھے۔

وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی سرکاری ملازمین کیلئے علاج و معالجہ کی مجوزہ انشورنس پالیسی پر پیشرفت، سول اور بولان میڈیکل کمپلیکس ہسپتال کوئٹہ کی از سر نو بحالی سے متعلق اقدامات کے جائزہ اجلاس کی صدارت کررہے ہیں

سیکورٹی فورسز کے ساتھ ہیں ہمارا جینا مرنا ملک کے ساتھ ہے، ریاست پاکستان کے خلاف پروپگنڈا کے ذریعے ریاست سے بلوچستان کے عام نوجوان کو دور کیا گیا اور ایک ایسا جھوٹا بیانیہ بنایا گیا جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔ صوبے کی تاریخ کو ہمیشہ مسخ کرکے پیش کیا جاتا ہے۔ دہشت گرد عوام کو بطور ڈھال استعمال کرتے ہیں، بلوچستان حکومت پانچ بارڈر اضلاع میں نوجوانوں پر 16 ارب روپے خرچ کررہی ہے بلوچستان کے بچوں کا مستقبل زمباد نہیں بلکہ اے آئی، کاروبار ہے۔ بہت جلد بلوچستان کو امن کی طرف لوٹائیں گے یہ بات انہوں نے بلوچستان اسمبلی کے اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے کہی۔ وزیر اعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ میں بحیثیت وزیر اعلیٰ نہیں بلکہ ایک بلوچ، پاکستانی کے شہداء کے لواحقین سے اظہار ہمدردی کرتا ہوں، صوبے کا وزیر اعلیٰ اور پوری اسمبلی لواحقین کے دکھ اور غم میں برابر شریک ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان میں دہشت گردی کے مسئلے پر اسمبلی سمیت پورے ملک میں کنفیوژن ہے، گزشتہ 30 سال سے مسلسل ایک منظم انداز میں ریاست پاکستان کے خلاف پروپیگنڈا کے ذریعے ریاست سے بلوچستان کے عام نوجوان کو دور کیا گیا اور ایک ایسا جھوٹا بیانیہ بنایا گیا جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ ہمارے بچوں کو مار رہے ہیں ان کے لیے آواز بننے والے اس مسئلے کو کوئی محرومی تو کوئی ملازمتوں، کوئی فنڈ سے اور کوئی کسی ہسپتال سے جوڑتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کیا کہ موسیٰ خیل کا بلوچستانی واشک والے سے زیادہ ترقی یافتہ ہے تو پھر وہ کیوں بندوق نہیں اٹھا رہا۔ انہوں نے استفسار کیا کہ کیا ملک کے دیگر تمام علاقوں میں ترقی یکساں ہے ایسا نہیں تو کیا وہاں کے لوگ بندوق اٹھا کر مار دھاڑ شروع کردیں۔ انہوں نے کہا کہ آج بلوچ خواتین کو خودکش جیکٹ پہنائی جارہی ہے۔ بشیر زیب، اللہ نذر سمیت دیگر لوگ بھارت کی پراکسی اور ان کی دلالی کرتے ہیں انہیں بلوچ کہنا مناسب نہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر یہ مسئلہ سیاسی ہے تو اس پر بات کرلیتے ہیں، میرٹ، فنڈز سمیت دیگر تمام معاملات پر بات ہوسکتی ہے مگر دہشت گردی کو ان مسائل سے کیسے جوڑا جاسکتا ہے کسی کو اختیار نہیں کہ وہ معصوم لوگوں کا قتل عام کرے کیا 2022 میں بھی اسمگلنگ کی کیا اس وقت حملے نہیں ہورہے تھے اس وقت تو بارڈر کھلے تھے پھر تو حملہ نہیں ہونا چاہیے تھا۔ اسمبلی میں آئین اور قانون کی حکمرانی کی بات ہونی چاہیے اسمگلنگ کو کیسے جائز کہہ سکتے ہیں۔ میں نے اس ایوان میں بارہا کہا کہ اگر پاکستان میں کوئی بھی اس مسئلے کو حل کرنا چاہتا ہے تو ہم بات چیت کرنے کو تیار ہیں لیکن ہم ان سے بات نہیں کرسکتے جو بندوق کی نوک پر ہم سے بات کرتے اور معصوم لوگوں، سیکورٹی فورسز کو قتل کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ لاہور میں ایک سردار کی معاہدے کی بات کررہے تھے، خان احمد یار خان کی بات کی وہ تو بلوچستان کے گورنر رہے انہوں نے کتاب بھی لکھی تھی اور انہوں نے اپنی کتاب میں نہیں لکھا کہ ان کے ساتھ کوئی زبردستی ہوئی۔ لاہور میں رانا ثناء اللہ نے پاکستان کا مقدمہ دلیری سے لڑا میں نے کہا کہ میں اس کانفرنس میں آؤں گا لیکن نہیں بلایا گیا ایک ٹوپٹر سردار نے نہ صرف مجھے بلکہ پاکستان کے سابق وزیر اعظم کی تضحیک کی وہ محبت اور اخلاق سے پیش آئیں گے تو ہم بھی وہی کریں گے اگر وہ مرعوب کریں گے تو ان سے زیادہ خوبصورت میرا اپنا سردار تھا، ٹوپٹر سردار نے ان کو کہا تھا کہ ڈیرہ بگٹی میں ایک گولی چلی تو وڈھ میں سو چلیں گی لیکن وڈھ میں ایک پٹاخہ بھی نہیں چلا ہمارے سردار کو پہاڑوں پر چڑھا دیا۔ انہوں نے کہا کہ 1973 کے آئین کے بعد کوئی معاہدہ نہیں رہا۔ آئین پہلے ذمہ داری دیتا پھر حقوق کی بات کرتا ہے آئین کے بعد سب سے اہم دستاویز نیشنل ایکشن پلان ہے، خوارج کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں صرف نام مذہب کا استعمال کرتے ہیں نیشنل ایکشن پلان میں انہیں دہشت گرد قرار دیا گیا جو لوگ قوم پرستی کے نام پر دہشت گردی کرتے ہیں انہیں علیحدہ کردیا اگر بات چیت کی بات ہے تو اس سے کیا حاصل کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ نواب خیر بخش مری کا نظریہ تھا کہ تشدد کے ذریعے پاکستان کو توڑیں گے اور ایک نظریہ میر غوث بخش بزنجو کا تھا کہ اسی پاکستان میں رہ کر سیاسی جدوجہد کریں گے آج یہ بات ثابت ہوئی کہ جنہیں حقوق پارلیمان نے دیئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کوئی کہتا ہے میں نے ملک توڑنا ہے بلوچ شناخت پر ایک نیا ملک بنانا ہے جس کے لیے وہ سماجی بدلاؤ سوشل میڈیا کا استعمال کررہا ہے اور ہندوستان کی پراکسی بن چکا ہے۔ ہم سب اپنے دل پر ہاتھ رکھیں بلوچستان کے نوجوان بلوچستان کے بزرگ بلوچستان کی خواتین بلوچستان کی میرے بیٹے اور میری بیٹیاں اپنے دلوں پر ہاتھ رکھیں کیا بلوچستان تشدد سے آزاد ہوسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچ کو ایک لاحاصل جنگ میں دھکیلا جارہا ہے جس سے صرف کشت و خون ہورہا ہے۔ گوادر میں ایک ہی خاندان کے 7 بلوچ جن میں بچے اور خواتین بھی شامل ہیں یہ گھرانہ وہاں مزدوری کررہا تھا کو گولیوں سے چھلنی کردیا گیا ان کا کیا قصور تھا اس کی بھی اس ایوان میں مذمت ہونی چاہیے۔

Daily MASHRIQ QUETTA

اللہ ہی کے لئے ہیں مشرق و مغرب (قرآن حکیم)

روزنامہ مشرق کوئٹہ

چیف ایگزیکٹو: سید ممتاز احمد

جلد 54 | جمعرات 23 شعبان 1447ھ 12 فروری 2026ء صفحات 08 | شمارہ 220

رجسٹرڈ BC-m-13 | Email. mashriqqta2008@gmail.com | PTCL 081-2827345 081-2827344 | قیمت 35 روپے

دہشتگردی ختم کرنی ہے، معصوم شہریوں اور فورسز پر حملے کرنیوالوں سے بات نہیں ہوسکتی، مذاکرات نہیں ہوسکتے، وزیراعلیٰ

صوبے کی تاریخ کو ہمیشہ مسخ کرکے پیش کیا جاتا ہے، بلوچستان اور پاکستان کے لوگ محرومی اور تشدد کے درمیان تفریق پیدا کریں، دہشتگرد عوام کو بطور ڈھال استعمال کرتے ہیں، میر سرفراز بگٹی

بلوچستان کے لوگ پاکستان اور سیکورٹی فورسز کے ساتھ ہیں ہمارا جینا مرنا یہاں ہے، بلوچ لاحاصل جنگ سے اپنے آپ کو دور کرلیں، پاپولر بیانیہ نہیں ریاست عزیز ہے، ڈیٹھ سردار سے مرعوب نہیں ہونگے

حملہ آور دہشتگردوں کو ایک مارٹر گولے سے ہلاک کرسکتے تھے مگر عوام کا تحفظ ملحوظ خاطر رکھا، ہم ایک ذمہ دار ریاست، فوج اور حکومت ہیں ہم عوام پر فائر نہیں کھول سکتے، صوبائی اسمبلی میں خطاب

کوئٹہ (سٹی رپورٹر) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ ہم مسئلے کا حل چاہتے ہیں بندوق اٹھانے والوں سے بات نہیں کریں گے معصوم لوگوں کو مار کر دہشت گردی کو محرومی سے جوڑا جارہا ہے دہشت گرد بھارتی پراکسی بن چکے ہیں اور بلوچ لاحاصل جنگ کی طرف دھکیلا گیا ہے دہشت گرد ایک یونین کونسل کو آزاد نہیں کراسکے۔ پارلیمنٹ سے ہی سب کچھ مل رہا ہے نیشنل ایکشن پلان پر عملدرآمد کرکے اس دہشت گردی پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ ہم ریاست کے ساتھ کھڑے، ریاست ہے تو ہم اور سیاست ہے فورسز نے ریڈزون میں گھسنے والے دہشت گردوں کے حملے کو ناکام بنایا ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے بدھ کو بلوچستان اسمبلی اجلاس میں اظہار خیال کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے شہدا کے ورثا کو یقین دلاتے ہوئے کہا کہ ہم انکے دکھ میں برابر شریک ہیں پاکستان میں ایک کنفیوژن جو ہر جگہ نظر آرہی ہے بلوچستان میں سیاسی اور دہشت گردی دو ایشو ہیں ایک منظم طریقے سے حالات خراب کئے گئے ہیں ہمارے معصوم لوگوں کو مارا جارہا ہے بے روزگاری اور دیگر مسائل پورے پاکستان کے ہیں ہم نے کب سیاسی بات چیت سے انکار کیا ہے ہم سب پر دھاندلی کا الزام لگایا جارہا ہے۔ میرٹ پر بات کرلیتے ہیں مگر اسکو دہشت گردی سے نہ جوڑا جائے بندوق سے مسائل حل نہیں ہوں گے مسائل ہر جگہ ہیں یہ اسمبلی ہے جہاں آئین کی بات کرنی چاہیے، یہاں اسمگلنگ کی اجازت دینے کی باتیں کی جارہی ہیں آئین......... بقیہ 1 صفحہ نمبر 7 پر

حقوق کی بات بعد میں کرتا ہے پہلے ذمہ داری کی بات کرتا ہے دہشت گرد ہندوستان کی پراکسی بن چکے ہیں بلوچ کو لاحاصل جنگ کی طرف دھکیل دیا گیا ہے کیا دہشت گردوں نے ایک یونین کونسل کو آزاد کرایا ہے گوادر میں پانچ لوگوں کو گولیوں سے چھلنی کیا گیا، ان مزدوروں کا کیا قصور تھا آئین کے بعد سب سے اہم نیشنل ایکشن پلان اہم ہے جس پر عمل کرکے اس بدامنی کو ختم کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ خوارج مذہب کا نام استعمال کررہے ہیں آج اپوزیشن یہاں نہیں ہے، ہم اس مسئلے کو حل کرنا چاہتے ہیں بندوق اٹھانے والوں سے بات نہیں کریں گے جو معصوم لوگوں کو ماررہے ہیں دہشت گردی کو محرومی کے ساتھ جوڑیں گے تو کیا ہوگا۔ گوادر میں 66 ارب روپے خرچ ہوئے ایک سکول بھی بند نہیں ہے۔ دہشت گرد افغانستان میں بیٹھ کر اس قوم کو مرعوب نہیں کرسکتے، پاکستان کی پارلیمنٹ سے ہمیں سب کو کچھ مل رہا ہے پہلی اپیزمنٹ میں ائیرپورٹ پر کیا پاکستان کا جھنڈا نہیں جلایا گیا کیا جسٹس نواز مری کو ہائی کورٹ کے قریب شہید نہیں کیا گیا کیا ہم نے 2018 کا سب نے ہی الیکشن نہیں لڑا دہشت گردوں کو کس نے دوبارہ منظم کیا اسی اسمبلی کے کہنے پر ایف سی کی چیک پوسٹوں کو ختم کیا گیا تو اس کا کیا ہوا ریاست نے فیصلہ کیا ہے کہ دہشت گردی ختم کرنی ہے، تقسیم کے وقت صرف بلوچ اور پشتون تقسیم ہوا پنجابی نہیں ہوا نوجوانوں کا مستقبل اسمگلنگ ہے کتنے لوگ دہشت گردوں کے ساتھ مل گئے، چار پانچ سو لوگ دہشت گردوں سے ملے صوبے کی آبادی ایک کروڑ ہے پہلے رخ کرکے کرنا ہوگا کب اس فورم سے بات نہیں سنی گئی بلوچستان میں قومی اور علاقائی سیاست ہوتی ہے جو ہارتا ہے الزام لگا دیتا ہے محبت کرنے والوں سے سو بار محبت کریں گے خلوص سے پیش آئیں گے اسی طرح سلوک کریں گے بلوچستان کی محرومی ہے مگر اسے دیکھنا چاہیے۔ کیا لوگوں کو مارنا شروع کردیں 14 غیر ملکی کمپنیاں کوئٹہ آنا چاہتی ہیں، مقتول کے پسماندگان میں فرق ہے دہشت گرد انڈین ایجنٹ ہیں دہشت گردوں کو یکساں ٹریٹ کیا جائے سیکورٹی فورسز کے شکرگزار ہیں، جس نوجوان نے جوانمردی کے ساتھ وولڑے اس جنگ کو وینڈل ایجنسیوں نے کرنا ہے حق کی بات نہیں کرتے ریاست سب سے بڑھ کر ہے، اسکے ساتھ کھڑے ہیں جس نے خودکش کو ریڈزون میں داخل ہونے سے روکا اس کو ہیرو اس پارلیمنٹ نے بنانا ہے غلط بیانیہ کے ساتھ مت جائیں فورسز کے ساتھ کھڑے ہوں بلوچستان کے لوگوں سے وعدہ کرتا ہوں الیت ہے بلوچستان میں امن لائیں گے، اچکزئی کا بی ایل اے سے کیا لینا دینا ہے اگر آئی جی ایف سی چاہتا تو دس منٹ میں دہشت گردوں کو زمین کے اندر کردیتا مگر درمیان میں عوام تھے عوام کو ڈھال بنا کر دہشتگردی کی گئی۔ شہری دہشت گردوں کی ڈھال نہ بنیں نوشکی میں کتنے لوگوں نے دہشت گردوں کو پانی پلایا بلوچستان کے لوگ پاکستان اور فورسز کے ساتھ کھڑے ہیں ہمارا مرنا جینا پاکستان کے ساتھ ہے بلوچ اس جنگ سے دور رہے۔

ہیلتھ انشورنس پالیسی ملازمین کیلئے حکومت کا تحفہ ہے، سرفراز بگٹی

سرکاری ملازمین سرکاری امور کی روانی میں مصروف عمل ہیں، ان کو بہترین ہیلتھ کیئر کی سہولیات فراہم کی جائیں

ہر سرکاری ملازم کو 10 لاکھ روپے تک ملک کے بہترین ہسپتالوں میں علاج کی سہولت میسر ہوگی، اجلاس سے خطاب

کوئٹہ (خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کی زیر صدارت سرکاری ملازمین کے لیے علاج ومعالجہ کی مجوزہ انشورنس پالیسی پر پیشرفت، سول اور بولان میڈیکل کمپلیکس ہسپتال کوئٹہ کی ازسرنو بحالی سے متعلق اقدامات کا جائزہ اجلاس ہوا جس میں صوبائی وزیر بخت محمد کاکڑ، چیف سیکرٹری بلوچستان شکیل قادر خان......... بقیہ 28 صفحہ نمبر 7 پر

وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی صوبائی اسمبلی میں خطاب کررہے ہیں

ایڈیشنل چیف سیکرٹری منصوبہ بندی وترقیات زاہد سلیم، سیکرٹری خزانہ لعل جان جعفر، سیکرٹری صحت مجیب الرحمن پانیزئی، وزیراعلیٰ کے پرنسپل سیکرٹری عمران زرکون اور سیکرٹری مواصلات وتعمیرات بابر خان سمیت دیگر متعلقہ حکام نے شرکت کی وزیراعلیٰ کو سیکرٹری صحت کی جانب سے سرکاری ملازمین کے علاج کے لئے مجوزہ صحت انشورنس پالیسی پر عمل درآمد سے متعلق بریفنگ دی گئی وزیراعلیٰ نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہیلتھ انشورنس پالیسی حکومت بلوچستان کی جانب اپنے سرکاری ملازمین کے لیے ایک بہت بڑا تحفہ ہے جو سرکاری ملازمین سرکاری امور کی روانی میں مصروف عمل ہیں یہ جو سڑکوں پر ہیں ان سب کو بہترین ہیلتھ کیئر کی سہولیات فراہم کرینگے

وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی ملازمین کے علاج کی مجوزہ انشورنس پالیسی پر پیشرفت سے متعلق جائزہ اجلاس کی صدارت کررہے ہیں

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORA
GENERAL OF P
RELATIONS BALO

نظامت اعلیٰ تعلقا
حکومت بلوچ

Bullet No. 1

Page No. 3

روزنامہ ایکسپریس کوئٹہ سینچری

پاکستان کے 11 شہروں سے بیک وقت شائع ہونے والا واحد اخبار

جلد 24 شمارہ 62 | جمعرات، 23 شعبان المعظم، 12 فروری 2026، صفحات 8 قیمت 40 روپے

بلوچ لاحاصل جنگ سے دور ہوں، وعدہ ہے بلوچستان کو جلد امن کی طرف لوٹائیں گے: وزیر اعلیٰ

ان سے بات نہیں کرسکتے جو بندوق کی نوک پر بات کرتے ہیں، ہمارا جینا مرنا پاکستان کیساتھ ہے، پروپیگنڈے کے ذریعے نوجوان کو ریاست سے دور کیا گیا، سرفراز بگٹی

افغانستان میں بیٹھ کر سکولز پر ویڈیو بنا کر قوم کو مرعوب نہیں کیا جاسکتا' ایک دن ان پراکسیز کو بے یار و مددگار پھینک دیا جائیگا' بلوچستان اسمبلی کے اجلاس میں خطاب

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ بلوچستان اور پاکستان کے لوگ محرومی اور تشدد کے درمیان تفریق کریں، دہشت گردی کو محرومی یا حقوق سے جوڑا نہیں جاسکتا، بلوچ لاحاصل جنگ سے اپنے آپ کو دور کرلیں، پاپولر بیانیہ نہیں ریاست عزیز ہے پاپولر بیانیہ جلد ختم ہونے والا ہے، بلوچستان کے لوگ پاکستان اور سیکورٹی فورسز کے ساتھ ہیں ہمارا جینا مرنا ملک کے ساتھ ہے، ریاست پاکستان کے خلاف پروپیگنڈا کے (باقی صفحہ 5 نمبر 23)

ذریعے ریاست سے بلوچستان کے عام نوجوان کو دور کیا گیا اور ایک ایسا جھوٹا بیانیہ بنایا گیا جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں، صوبے کی تاریخ کو ہمیشہ مسخ کرکے پیش کیا جاتا ہے، دہشت گرد عوام کو بطور ڈھال استعمال کرتے ہیں، بلوچستان حکومت پانچ ہزار اصلاح میں نوجوانوں پر 16 ارب روپے خرچ کررہی ہے بلوچستان کے بچوں کا مستقبل زہر باد نہیں بلکہ اے آئی، کاروبار ہے۔ بہت جلد بلوچستان کو امن کی طرف لوٹائیں گے۔ یہ بات انہوں نے بلوچستان اسمبلی کے اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے کہی۔ وزیر اعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ میں بحیثیت وزیر اعلیٰ نہیں بلکہ ایک بلوچ، پاکستانی شہداء کے لواحقین سے اظہار ہمدردی کرتا ہوں، صوبے کا وزیر اعلیٰ اور پوری اسمبلی لواحقین کے دکھ اور غم میں برابر شریک ہیں، انہوں نے کہا کہ بلوچستان میں دہشت گردی کے مسئلے پر اسمبلی سمیت پورے ملک میں کنفیوژن ہے، گزشتہ 30 سال سے مسلسل ایک منظم انداز میں ریاست پاکستان کے خلاف پروپیگنڈا کے ذریعے ریاست سے بلوچستان کے عام نوجوان کو دور کیا گیا اور ایک ایسا جھوٹا بیانیہ بنایا گیا جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ ہمارے بچوں کو مار رہے ہیں ان کے لیے آواز بننے والے اس مسئلے کو کوئی محرومی تو کوئی ملازمتوں، کوئی فنڈ سے اور کوئی کسی اسپتال سے جوڑتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ موسیٰ خیل بلوچستانی واشک والے سے زیادہ ترقی یافتہ ہے تو پھر وہ کیوں بندوق نہیں اٹھا رہا۔ انہوں نے استفسار کیا کہ کیا ملک کے دیگر تمام علاقوں میں ترقی یکساں ہے ایسا نہیں تو کیا وہاں کے لوگ بندوق اٹھا کر مار دھاڑ شروع کردیں۔ انہوں نے کہا کہ آج بلوچ خواتین کو خودکش جیکٹ پہنائی جارہی ہے۔ بشیر زیب، اللہ نذر سمیت دیگر لوگ بھارت کی پراکسی کرتے ہیں انہیں بلوچ کہنا مناسب نہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر یہ مسئلہ سیاسی ہے تو اس پر بات کرلیتے ہیں، میرٹ، فنڈز سمیت دیگر تمام معاملات پر بات ہوسکتی ہے مگر دہشت گردی کو ان مسائل سے کیسے جوڑا جاسکتا ہے کسی کو اختیار نہیں کہ وہ معصوم لوگوں کا قتل عام کرے کیا 2022 میں بھی اسمگلنگ تھی کیا اس وقت حملے نہیں ہورہے تھے اس وقت تو بارڈر کھلے تھے پھر تو حملہ نہیں ہونا چاہیے تھا۔ اسمبلی میں آئین اور قانون کی حکمرانی کی بات ہونی چاہیے اسمگلنگ کو کیسے جائز کہہ سکتے ہیں۔ میں نے اس ایوان میں بارہا کہا کہ اگر پاکستان میں کوئی بھی اس مسئلے کو حل کرنا چاہتا ہے تو ہم بات چیت کرنے کو تیار ہیں لیکن ہم ان سے بات نہیں کرسکتے جو بندوق کی نوک پر ہم سے بات کرتے اور معصوم لوگوں، سیکورٹی فورسز کو قتل کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ لاہور میں ایک سردار کسی معاہدے کی بات کر رہے تھے، خان احمد یار خان کی بات کی وہ تو بلوچستان کے گورنر رہے انہوں نے کتاب بھی لکھی تھی اور انہوں نے اپنی کتاب میں کہیں نہیں لکھا کہ ان کے ساتھ کوئی زبردستی ہوئی۔ لاہور میں رانا ثناء اللہ نے پاکستان کا مقدمہ دلیری سے لڑا میں نے کہا کہ میں اس کانفرنس میں آ جس کا لیکن نہیں بلایا گیا ایک تونسر سردار نے نہ صرف مجھے بلکہ پاکستان کے سابق وزیر اعظم کی تضحیک کی وہ محبت اور اخلاق سے پیش آئیں گے تو ہم بھی وہی کریں گے اگر وہ مرعوب کریں گے تو ان سے زیادہ خوبصورت میرا اپنا سردار تھا، تونسر سردار نے ان کو کہا تھا کہ ڈیرہ بگٹی میں ایک گولی چلی تو واہ میں سو چلیں گی لیکن واہ میں ایک پٹاخہ بھی نہیں چلا ہمارے سردار کو پہاڑوں پر چڑھا دیا، انہوں نے کہا کہ 1973 کے آئین کے بعد کوئی معاہدہ نہیں رہا آئین اپنے ذمہ داری دیتا پھر حقوق کی بات کرتا ہے۔ آئین کے بعد سب سے اہم دستاویز نیشنل ایکشن پلان ہے، خوارج کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں صرف نام مذہب کا استعمال کرتے ہیں نیشنل ایکشن پلان میں انہیں دہشت گرد قرار دیا گیا جو لوگ قوم پرستی کے نام پر دہشتگردی کرتے ہیں انہیں علیحدہ کردیا اگر بات چیت کی بات ہے تو اس سے کیا حاصل کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ نواب خیر بخش مری کا نظریہ تھا کہ تشدد کے ذریعے پاکستان کو توڑیں گے اور ایک نظریہ میر غوث بخش بزنجو کا تھا کہ اسی پاکستان میں رہ کر سیاسی جدوجہد کریں گے آج یہ بات ثابت ہوئی کہ ہمیں حقوق پارلیمان نے دیے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کوئی کہتا ہے میں نے ملک توڑنا ہے بلوچ شناخت پر ایک نیا ملک بنانا ہے جس کے لیے وہ سماجی بدلا؟، سوشل میڈیا کا استعمال کررہا ہے اور ہندوستان کی پراکسی بن چکا ہے۔ ہم سب اپنے دل پر ہاتھ رکھیں بلوچستان کے نوجوان بلوچستان کے بزرگ بلوچستان کی خواتین بلوچستان کے میرے بیٹے اور میری بیٹیاں اپنے دلوں پر ہاتھ رکھیں کیا بلوچستان تشدد سے آزاد ہوسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچ کو ایک لاحاصل جنگ میں دھکیلا جارہا ہے جس سے صرف کشت و خون ہورہا ہے۔ گوادر میں ایک ہی خاندان کے 7 بلوچ جن میں بچے اور خواتین بھی شامل ہیں یہ گھرانہ وہاں مزدوری کررہا تھا کو گولیوں سے چھلنی کردیا گیا ان کا کیا قصور تھا اس کی بھی اس ایوان میں مذمت ہونی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ تشدد کو درست ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے جو بہت خطرناک ہے۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

DAILY EXPRESS

روزنامہ ایکسپریس سینچری کوئٹہ

پاکستان کے 11 شہروں سے بیک وقت شائع ہونے والا واحد اخبار

THURSDAY, FEBRUARY 12, 2026

Bullet No. 1

Page No. 4

ہیلتھ انشورنس پالیسی ملازمین کیلئے تحفہ ہے، سرفراز بگٹی

پالیسی کے تحت ہر سرکاری ملازم کو 10 لاکھ روپے تک علاج کی سہولت میسر ہوگی

کوئٹہ (خ ن) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کی زیر صدارت سرکاری (باقی صفحہ 5 نمبر 34)

ملازمین کیلئے علاج و معالجہ کی مجوزہ انشورنس پالیسی پر پیشرفت، سول اور بولان میڈیکل کمپلیکس ہسپتال کوئٹہ کی از سر نو بحالی سے متعلق اقدامات کا جائزہ اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں صوبائی وزیر بخت محمد کاکڑ، چیف سیکرٹری بلوچستان شکیل قادر خان ایڈیشنل چیف سیکرٹری منصوبہ بندی و ترقیات زاہد سلیم، سیکرٹری خزانہ لعل جان جعفر، سیکرٹری صحت مجیب الرحمن پانیزئی، وزیر اعلیٰ کے پرنسپل سیکرٹری عمران زرکون اور سیکرٹری مواصلات و تعمیرات بابر خان سمیت دیگر متعلقہ حکام نے شرکت کی۔ وزیر اعلیٰ کو سیکرٹری صحت کی جانب سے سرکاری ملازمین کے علاج کیلئے مجوزہ صحت انشورنس پالیسی پر عملدرآمد سے متعلق بریفنگ دی گئی۔ وزیر اعلیٰ نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہیلتھ انشورنس پالیسی حکومت بلوچستان کی جانب اپنے سرکاری ملازمین کے لیے ایک بہت بڑا تحفہ ہے جو سرکاری ملازمین سرکاری امور کی روانی میں مصروف عمل ہے یہ جو سڑکوں پہ ہیں ان سب کو بہترین ہیلتھ کیئر کی سہولیات فراہم کرینگے انہوں نے ہدایت کی کہ سات مارچ 2026 کو سرکاری ملازمین کے لئے ہیلتھ انشورنس پالیسی کے باقاعدہ آغاز کیلئے تمام ضروری اقدامات کو حتمی شکل دی جائے انہوں نے کہا کہ پالیسی کے تحت ہر سرکاری ملازم کو 10 لاکھ روپے تک ملک کے بہترین ہسپتالوں میں علاج کی سہولت میسر ہوگی وزیر اعلیٰ نے ہدایت کی کہ سول ہسپتال کوئٹہ اور بولان میڈیکل کمپلیکس کوئٹہ کی از سر نو بحالی کے لئے تمام ضروری امور پر عملدرآمد تیز کیا جائے اور اس حوالے سے محکمہ صحت اپنا ایک میکنزم بنائے وزیر اعلیٰ نے مذکورہ پالیسی سے متعلق کہا کہ اس پالیسی سے سرکاری ملازمین کو بروقت علاج کی سہولت فراہم کی جاسکے گی۔

وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی اسمبلی اجلاس میں خطاب کر رہے ہیں

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Bullet No. 1 5

THE DAILY INTEKHAB (Quetta)
روزنامہ انتخاب کوئٹہ
رجسٹرڈ نمبر ایم سی I-4
قیمت 30 روپے
صفحات 6
www.dailyintekhab.PK
Intekhabnews@gmail.com
Quetta Ph:081-2822909
جلد نمبر 33 | جمعرات 12 فروری 2026ء بمطابق 23 شعبان المعظم 1447ھ | شمارہ نمبر 43

کوئٹہ، وزیراعلیٰ سرفراز بگٹی اجلاس کی صدارت کررہے ہیں

سیاسی ڈائیلاگ سے کبھی انکار نہیں کیا، فساد وانتشار چھوڑیں، آئیے الیکشن اصلاحات اور فنڈز کی تقسیم پر بات کریں

بندوق کے زور پر مذاکرات نہیں ہوسکتے

میر سرفراز بگٹی

بلوچ قوم کو لاحاصل جنگ کی طرف دھکیلنے نہیں دیں گے، دہشتگردی کے خلاف فورسز نے جانیں قربان کیں، کسی کو بندوق اٹھانے کا حق نہیں، فارم 47 کی رٹ لگائی ہوئی ہے، انتخابی اصلاحات وقت کی ضرورت ہے، وزیراعلیٰ

پانچ سال میں گوادر کی ترقی پر 66 ارب روپے خرچ کیے گئے، صوبے میں امن اور ترقی ترجیح ہے، 30 سال سے ریاست کے خلاف منظم پروپیگنڈا کیا گیا، بلوچ نوجوانوں کی ذہن سازی کی گئی، اسمبلی میں خطاب

کوئٹہ (خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ میں بات چیت کرنے کیلئے تیار ہوں لیکن بندوق کی نوک پر نہیں، میں ریاست کی طرف سے ڈائیلاگ کیلئے تیار ہوں۔ بلوچستان اسمبلی میں اظہار خیال کرتے ہوئے وزیراعلیٰ نے کہا کہ گزشتہ 30 سال سے ریاست کے خلاف منظم انداز میں پروپیگنڈا کیا گیا، دہشت گردی کے واقعات کی مذمت کرتا ہوں، ہم نے کبھی سیاسی مذاکرات سے انکار نہیں کیا، آئیں الیکشن اصلاحات، فنڈ کی تقسیم پر بات کریں۔ سرفراز بگٹی نے کہا کہ دہشت گردی کے خلاف سیکیورٹی فورسز نے جانیں قربان کیں، کسی کو حق نہیں کہ بندوق اٹھائے اور قتل و غارت شروع کردے، غیر متوازن ترقی کو دہشت گردی سے نہیں جوڑا جاسکتا، اسمگلنگ کو کس طرح کاروبار کہہ سکتے ہیں۔ وزیراعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ جس سردار کے خلاف زابد ریکی الیکشن لڑکر آیا، اس پر دھاندلی کا الزام لگایا جاتا ہے، جس سردار کے خلاف الیکشن لڑکر آیا مجھ پر دھاندلی کا الزام لگایا جاتا ہے، فساد اور انتشار چھوڑیں آئیں مذاکرات

بقیہ نمبر 66 صفحہ 5 پر

کوئٹہ، وزیراعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی اسمبلی اجلاس سے خطاب کررہے ہیں

کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حقوق، نوکری، بے روزگاری کو ایشو بناکر دہشت گردی کی جاتی ہے، شہریوں کے حقوق ملنے چاہیے، مگر مسئلے کی تشخیص تو کرنی چاہیے۔ سرفراز بگٹی نے کہا کہ خوارج کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں، مذہب کا نام استعمال کرتے ہیں، گوادر میں 3 خواتین، 2 بچوں اور 2 مردوں کو گولیوں سے چھلنی کردیا گیا، دہشتگرد بلوچ بیانیہ بناکر ملک توڑنا چاہتے ہیں، دہشت گردی کو محرومی سے کیسے جوڑا جاسکتا ہے، دہشت گردی تو تمام صوبوں میں ہے۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ افغانستان میں بی ایل اے کی بنیادیں رکھی گئیں، ریاست کے خلاف غلط پروپیگنڈا کیا جاتا ہے، افغانستان سے سی ون تھرٹی پر کون مرنے لے کر آیا تھا۔ سرفراز بگٹی کا کہنا تھا کہ بلوچستان کی تاریخ کو ہمیشہ مسخ کیا گیا، انہوں نے فارم 47 کی رٹ لگائی ہوئی ہے، میں نہیں کہتا الیکشن صحیح نہیں ہوا، ہوا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے سیاسی ڈائیلاگ سے کبھی انکار نہیں کیا، آئیے الیکشن اصلاحات اور فنڈز کی تقسیم پر بات کریں، غیر ضروری معاملات کو دہشتگردی کے ساتھ نہ جوڑا جائے۔ وزیراعلیٰ بلوچستان کا کہنا تھا کہ کسی کو بھی بندوق اٹھا کر معصوم لوگوں کے قتل کی اجازت نہیں دی جاسکتی، کیا جو لاہور میں ڈویلپمنٹ ہوئی گوجرانوالہ میں ہے؟ کیا جو ڈویلپمنٹ پشاور میں ہے ڈی آئی خان میں ہے؟ سرفراز بگٹی نے کہا کہ کیا نوشہرو کے لوگ اب بندوق اٹھالیں، منظم مہم کے تحت نوجوانوں کی ذہن سازی کی جارہی ہے، پروپیگنڈا کے تحت ایک بیانیہ گھڑا گیا، منظم مہم کے تحت نوجوانوں کی ذہن سازی کی جارہی ہے۔ اُن کا کہنا تھا کہ کوئی مسئلہ ہو کسی کو بندوق اٹھانے کی اجازت نہیں، خوارج کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں، مذہب کا نام استعمال کرتے ہیں، صوبے میں امن اور ترقی میری ترجیح ہے، بلوچ قوم کو لاحاصل جنگ کی طرف دھکیلنے نہیں دیں گے۔ وزیراعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ پانچ سال میں گوادر کی ترقی پر 66 ارب روپے خرچ کیے گئے، آئیں الیکشن اصلاحات، فنڈ کی تقسیم پر بات کریں، انتخابی اصلاحات وقت کی ضرورت ہے۔ سرفراز بگٹی کا مزید کہنا تھا کہ میرے ساتھ بندوق کی نوک پر بات چیت نہیں ہوسکتی، میں ریاست کی طرف سے ڈائیلاگ کے لیے تیار ہوں، اسمگلنگ کو کس طرح کاروبار کہہ سکتے ہیں، اسمگلنگ کاروبار نہیں ہے، اسمبلی میں آئین اور قانون کی بات کرنی چاہیے۔

1

THE DAILY
BAAKHABAR
QUETTA
روزنامہ باخبر کوئٹہ
بانی اکرام اللہ خان
جلد 30 | جمعرات 12 فروری 2026ء بمطابق 23 شعبان 1447ھ قیمت 20 روپے | شمارہ 43

DIRECT
GENERAL
RELATIONS B

نظامت اعلیٰ
حکومت

Bullet No. 1

Page No. 6

مذاکرات کیلئے تیار ہوں مگر ان کے ساتھ نہیں جو بندوق کے زور پر مذاکرات چاہتے ہیں، دہشتگردی کو محرومی سے جوڑا نہیں جا سکتا، بانی اسمبلی میں خطاب

بلوچستان میں امن ضرور آئیگا

بلوچ قوم کو لاحاصل جنگ کی طرف دھکیلنے نہیں دینگے، وزیراعلیٰ

بشیر زیب، اللہ نذر سمیت دیگر لوگ بھارت کی پراکسی اور ان کی دلالی کرتے ہیں انہیں بلوچ کہنا مناسب نہیں، صوبے کی تاریخ کو ہمیشہ مسخ کر کے پیش کیا جاتا ہے، دہشتگرد عوام کو بطور ڈھال استعمال کرتے ہیں

بلوچستان کے لوگ پاکستان اور سیکورٹی فورسز کے ساتھ ہیں ہمارا جینا مرنا ملک کے ساتھ ہے، بلوچ لاحاصل جنگ سے اپنے آپ کو دور کرلیں، پاپولر بیانیہ نہیں ریاست عزیز ہے جلد بھارتی پراکسیز ختم ہونے والے ہیں

کوئٹہ (نیوز ایجنسیاں) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ بشیر زیب، اللہ نذر سمیت دیگر لوگ بھارت کی پراکسی اور ان کی دلالی کرتے ہیں انہیں بلوچ کہنا مناسب نہیں، صوبے کی تاریخ کو ہمیشہ مسخ کر کے پیش کیا جاتا ہے، بلوچستان اور پاکستان کے لوگ محرومی اور تشدد کے درمیان تفریق پیدا کریں، دہشتگرد عوام کو بطور ڈھال استعمال کرتے ہیں بلوچستان کے لوگ پاکستان اور سیکورٹی فورسز کے ساتھ ہیں ہمارا جینا مرنا ملک کے ساتھ ہے، بلوچ لاحاصل جنگ سے اپنے آپ کو دور کرلیں، پاپولر بیانیہ نہیں ریاست عزیز ہے جلد ہی پاپولر بیانیہ اور بھارتی پراکسیز ختم ہونے والے ہیں، نوتیز سردار سے مرعوب نہیں ہونگے ان سے خوبصورت ہمارا چا سردار تھا جسے انہوں نے پہاڑ پر بھیج دیا، یہ بات انہوں نے بلوچستان اسمبلی کے اجلاس میں اظہار خیال کرتے ہوئے کہی۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ میں بحیثیت وزیراعلیٰ نہیں بلکہ ایک بلوچ، پاکستانی کے طور پر شہداء کے لواحقین سے اظہار ہمدردی کرتا ہوں آپ کا وزیراعلیٰ آپ کی اسمبلی آپ کے لوگ آپ کے اس دکھ میں اس غم میں اس طرح برابر کے شریک ہیں جیسے کہ آپ خود غم زدہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان کے دہشتگردی کے ایشو کو لے کر اسمبلی سمیت پورے ملک میں کنفیوژن ہے گزشتہ 30 سالوں سے مسلسل ایک منظم انداز میں ریاست پاکستان کے خلاف پروپیگنڈا کے ذریعے ریاست کو اور بلوچستان کے عام نوجوان کو دور کیا ہے اور ایک ایسا جھوٹا بیانیہ بنایا گیا جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ ہمارے بچوں کو مار رہے ہیں ان کے لیے آواز بننے والے اس مسئلے کو کسی سے محرومی سے کسی سے نوکری سے کسی سے کسی سے کسی ہسپتال سے جوڑتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کیا موسیٰ خیل کا بلوچستانی وہ واشک والے سے زیادہ ترقی یافتہ ہے؟ تو پھر وہ کیوں بندوق نہیں اٹھا رہا۔ انہوں نے کہا کہ اگر یہ مسئلہ سیاسی ہے تو اس پر بات کر لیتے ہیں، میرٹ، فنڈز سمیت دیگر تمام معاملات پر بات ہو سکتی ہے مگر دہشتگردی کو ان مسائل سے کیسے جوڑا جا سکتا ہے، ریاست کے علاوہ کسی کو بھی تشدد کا اختیار نہیں کسی کو اختیار نہیں کہ وہ معصوم لوگوں کا قتل عام کرے کیا ملک کے دیگر تمام علاقے برابر کے ترقی یافتہ ہیں؟ کیا وہاں کے لوگ بندوق اٹھا کر مار دھاڑ شروع کر دیں۔ انہوں نے کہا کہ 2022 میں بھی اسمگلنگ تھی کیا اس وقت حملے نہیں ہو رہے تھے اس وقت تو بارڈر کھلے تھے پھر تو حملہ نہیں ہونا چاہیے تھا۔ انہوں نے کہا اسمبلی میں آئین اور قانون کی حکمرانی کی بات ہونی چاہیے اسمگلنگ کو کیسے جائز کہہ سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ لاہور میں ایک نام نہاد سردار کسی معاہدے کی بات کر رہے تھے جس خان احمد یار خان کی بات کی جا رہی تھی وہ بلوچستان کے گورنر رہے ہیں انہوں نے اپنی کتاب لکھی تھی انہوں نے اپنی کتاب میں نہیں لکھا کہ میرے ساتھ کوئی زبردستی ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ 1973 کے آئین کے بعد کوئی معاہدہ ویلڈ نہیں رہا۔ آئین ذمہ داری دیتا ہے پھر حقوق کی بات کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو زہر رہا ہے وہ کہتا ہے میں نے ملک توڑنا ہے بلوچ شناخت پر ایک نیا ملک بنانا ہے جس کے لیے وہ سماجی بدلاؤ، سوشل میڈیا کا استعمال کر رہا ہے اور ہندوستان کی پراکسی بن چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم سب اپنے دل پر ہاتھ رکھ لیں بلوچستان کے نوجوان بلوچستان کے بزرگ بلوچستان کی خواتین بلوچستان کی میرے بیٹے اور میری بیٹیاں اپنے دلوں پر ہاتھ رکھ لیں کیا بلوچستان تشدد سے آزاد ہو سکتا ہے؟ بلوچ کو ایک لاحاصل جنگ میں دھکیلا جا رہا ہے جس سے صرف کشت و خون ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ گوادر کے اندر ایک خاندان کے 7 بلوچ جو وہاں مزدوری کر رہے تھے کو گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا ان کا کیا قصور تھا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ پاکستان بھر میں تشدد کو راست ثابت کرنے کی کرنے کی کوشش کی جاتی ہے جو بہت خطرناک ہے۔ انہوں نے کہا کہ آئین کے بعد سب سے اہم دستاویز نیشنل ایکشن پلان ہے خوارج کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہے صرف نام مذہب کا استعمال کرتے ہیں اس میں انہیں دہشتگرد قرار دیا لیکن جو لوگ قوم پرستی کے نام پر دہشتگردی کرتے ہیں انہیں علیحدہ کر دیا اگر بات چیت کی بات ہے تو اس سے کیا حاصل کیا جائے گا، میں نے 10 بار سے زائد کہا ہے کہ اگر پاکستان میں کوئی بھی اس مسئلے کو حل کرنا چاہے تو ہم بات چیت کرنے کو تیار ہیں لیکن ہم ان سے بات نہیں کر سکتے جو بندوق کی نوک پر ہم سے بات کرتے اور معصوم لوگوں، سیکورٹی فورسز کو قتل کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ گوادر میں پانچ سال میں 66 ارب خرچ ہوئے آج وہاں ایک سکول بھی بند ہیں، ہم نے صوبے بھر میں 3200 اسکول کھلوائے ہیں آج گوادر میں دہشتگردی کیوں ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ نواب خیر بخش مری کا نظریہ تھا کہ ہم تشدد کے ذریعے پاکستان کو توڑیں گے اور ایک نظریہ میر غوث بخش بزنجو کا تھا کہ ہم اسی پاکستان میں رہ کے سیاسی جدوجہد کریں گے آج یہ بات ثابت ہوئی کہ ہمیں حقوق پارلیمان نے دیئے ہیں۔

کوئٹہ، وزیراعلیٰ سرکاری محکمہ صحت کے حوالے سے منعقدہ جائزہ اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں

کوئٹہ، وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی اسمبلی اجلاس سے خطاب کر رہے ہیں

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTO...
GENERAL ...
RELATIONS BA...

نظامت اعلی...
حکومت...

Bullet No. 1

Page No. 7

Daily AZADI Quetta

روزنامہ آزادی کوئٹہ

بانی
صدیق بلوچ

جلد نمبر-27 | جمعرات 12 فروری 2026ء بمطابق 23 شعبان المعظم 1447ھ قیمت 20 روپے | شمارہ نمبر-43

دہشتگرد افغانستان میں بیٹھ کر اس قوم کو مرعوب نہیں کرسکتے بندوق اٹھانے والوں سے بات نہیں کرینگے

سرفراز بگٹی

معصوم لوگوں کو مار کر دہشت گردی کو محرومی سے جوڑا جا رہا ہے دہشت گرد بھارتی پراکسی بن چکے ہیں اور بلوچ لاحاصل جنگ کی طرف دھکیلا گیا ہے دہشت گرد ایک یونین کونسل کو آزاد نہیں کرا سکے

پارلیمنٹ سے ہی سب کچھ مل رہا ہے نیشنل ایکشن پلان پر عملدرآمد کرکے اس دہشت گردی پر قابو پایا جاسکتا ہے، ہم ریاست کے ساتھ کھڑے ہے، فورسز نے ریڈ زون میں گھسنے والے دہشت گردوں کے حملے کو ناکام بنایا ہے

شہداء کے ورثا کو یقین دلاتا ہوں انکے دکھ میں برابر شریک ہیں، مسائل پورے پاکستان کے ہیں ہم نے کب سیاسی بات چیت سے انکار کیا ہے، دہشت گرد ہندوستان کی پراکسی بن چکے ہیں، اسمبلی اجلاس میں اظہار خیال

کوئٹہ (آن لائن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ ہم مسئلے کا حل چاہتے ہیں بندوق اٹھانے والوں سے بات نہیں کریں گے معصوم لوگوں کو مار کر دہشت گردی کو محرومی سے جوڑا جا رہا ہے دہشت گرد بھارتی پراکسی بن چکے ہیں اور بلوچ لاحاصل جنگ کی طرف دھکیلا گیا ہے دہشت گرد ایک یونین کونسل کو آزاد نہیں کرا سکے۔ پارلیمنٹ سے ہی سب کچھ مل رہا ہے نیشنل ایکشن پلان پر عملدرآمد کرکے اس دہشت گردی پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ ہم ریاست کے ساتھ کھڑے ریاست ہے (بقیہ نمبر3 صفحہ نمبر2 پر)

کوئٹہ: وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی بلوچستان اسمبلی اجلاس میں خطاب کر رہے ہیں

ہم اور ریاست ہے فورسز نے ریڈزون میں گھسنے والے دہشت گردوں کے حملے کو ناکام بنایا ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے بدھ کو بلوچستان اسمبلی اجلاس میں اظہار خیال کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے شہدا کے ورثا کو یقین دلاتے ہوئے کہا کہ ہم انکے دکھ میں برابر شریک ہیں پاکستان میں ایک کنفیوژن جو ہر جگہ نظر آ رہی ہے بلوچستان میں سیاسی ایشو ہے اور دہشت گردی دو ایشو ہیں ایک منظم طریقے سے حالات خراب کئے گئے ہیں ہمارے معصوم لوگوں کو مارا جا رہا ہے بے روزگاری اور دیگر مسائل پورے پاکستان کے ہیں ہم نے کب سیاسی بات چیت سے انکار کیا ہے ہم سب پر دھاندلی کا الزام لگایا جا رہا ہے۔ میرٹ پر بات کر لیتے ہیں مگر اسکو دہشت گردی سے نہ جوڑا جائے بندوق سے مسائل حل نہیں ہوں گے مسائل ہر جگہ ہیں یہ اسمبلی ہے جہاں آئین کی بات کرنی چاہیے، یہاں اسمگلنگ کی اجازت دینے کی باتیں کی جا رہی ہیں آئین حقوق کی بات بعد میں کرتا ہے پہلے ذمہ داری کی بات کرتا ہے دہشت گرد ہندوستان کی پراکسی بن چکے ہیں بلوچ کو لاحاصل جنگ کی طرف دھکیل دیا گیا ہے کیا دہشت گردوں نے ایک یونین کونسل کو آزاد کرایا ہے گوادر میں پانچ لوگوں کو گولیوں سے چھلنی کیا گیا، ان مزدوروں کا کیا قصور تھا آئین کے بعد سب سے اہم نیشنل ایکشن پلان اہم ہے جس پر عمل کرکے اس برائی کو ختم کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے

کہا کہ خوارج مذہب کا نام استعمال کر رہے ہیں آج اپوزیشن یہاں نہیں ہے، ہم اس مسئلے کو حل کرنا چاہتے ہیں بندوق اٹھانے والوں سے بات نہیں کریں گے جو معصوم لوگوں کو مار رہے ہیں دہشت گردی کو محرومی کے ساتھ جوڑیں گے تو کیا ہوگا۔ گوادر میں 66 ارب روپے خرچ ہوئے ایک سکول بھی بند نہیں ہے۔ دہشت گرد افغانستان میں بیٹھ کر اس قوم کو مرعوب نہیں کر سکتے، پاکستان کی پارلیمنٹ سے ہمیں سب کو کچھ مل رہا ہے پہلی اپیزمنٹ میں ائیرپورٹ پر کیا پاکستان کا جھنڈا نہیں جلایا گیا کیا جسٹس نواز مری کو ہائی کورٹ کے قریب شہید نہیں کیا گیا کیا ہم نے 2018 کا سب نے ہی الیکشن نہیں لڑا دہشت گردوں کو کس نے دوبارہ منظم کیا اسی اسمبلی کے کہنے پر ایف سی کی چیک پوسٹوں کو ختم کیا گیا تو اس کا کیا ہوا ریاست نے فیصلہ کیا ہے کہ دہشت گردی ختم کرنی ہے۔ تقسیم کے وقت صرف بلوچ اور پشتون تقسیم ہوا پنجابی نہیں ہوا نوجوانوں کا مستقبل اسمگلنگ ہے کتنے لوگ دہشت گردوں کے ساتھ مل گئے، چار پانچ سو لوگ دہشت گردوں سے ملے صوبے کی آبادی ایک کروڑ ہے پہلے فتح مکہ کرنا ہوگا کب اس فورم سے بات نہیں سنی گئی ...ن میں قومی اور علاقائی سیاست ہوتی ہے جو ہارتا ہے ...ے محبت کرنے والوں سے سو بار محبت کریں ... آئیں گے اسی طرح سلوک کریں گے

وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی بولان میڈیکل کمپلیکس ہسپتال کوئٹہ کی از سر نو بحالی سے متعلق اقدامات کے جائزہ اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں

CamScanner

روزنامہ میزان کوئٹہ

جلد 77 | جمعرات 12 فروری 2026ء، 23 شعبان المعظم 1447ھ | قیمت 20 روپے | شمارہ 163

DIREC[TORATE]
GENERA[L PUBLIC]
RELATIONS

نظامت اعلیٰ تع[لقات عامہ]
حکومت بل[وچستان]

Bullet No 1

Page No. 8

بلوچستان کے لوگ پاکستان اور سیکیورٹی فورسز کیساتھ ہیں

وزیراعلیٰ سرفراز بگٹی

عام بلوچ ملک کے ساتھ ہے [illegible] ریاست [illegible] ختم ہونے والے ہیں، دہشتگرد والے [illegible] ختم ہو گئے [illegible] انہوں نے [illegible]

گزشتہ 30 سالوں سے مسلسل ایک منظم انداز میں ریاست پاکستان کے خلاف پروپیگنڈا کے ذریعے ریاست کو اور بلوچستان کے عام نوجوان کو دور کیا گیا ہے اور ایک ایسا بیانیہ بنایا گیا جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے، دہشتگرد عوام کو بطور ڈھال استعمال کرتے ہیں

بشیر زیب، اللہ نذر سمیت دیگر لوگ بھارت کی پراکسی اور ان کی دلالی کرتے ہیں انہیں بلوچ کہنا مناسب نہیں، صوبے کی تاریخ کو مسخ کر کے پیش کیا جاتا ہے، بلوچستان اور پاکستان کے لوگ [illegible] کے درمیان تفریق پیدا کریں، اسمبلی اجلاس میں اظہار خیال

کوئٹہ (این این آئی) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ بشیر زیب، اللہ نذر سمیت دیگر لوگ بھارت کی پراکسی اور ان کی دلالی کرتے ہیں انہیں بلوچ کہنا مناسب نہیں، صوبے کی تاریخ کو مسخ کر کے پیش کیا جاتا ہے، بلوچستان اور پاکستان کے لوگ [illegible] کے درمیان تفریق پیدا کریں، دہشتگرد عوام کو بطور ڈھال استعمال کرتے ہیں بلوچستان کے لوگ پاکستان اور سیکورٹی فورسز کے ساتھ ہیں عام بلوچ [illegible] کے ساتھ ہے [illegible] جنگ سے (بقیہ 1 صفحہ پر)

اب آپ لوگ [illegible] ریاست [illegible] ختم ہونے والے ہیں دہشتگرد والے [illegible] ختم ہو گئے ان سے خوبصورت [illegible] انہوں نے [illegible] یہ بات انہوں نے بلوچستان اسمبلی کے اجلاس میں اظہار خیال کرتے ہوئے [illegible] وزیراعلیٰ نے کہا کہ [illegible] پاکستان کے [illegible] آپ [illegible] کی اسمبلی آپ کے لوگ آپ کے [illegible] انہوں نے کہا کہ بلوچستان کے دہشتگردوں کے [illegible] اسمبلی سمیت [illegible] ملک میں [illegible] گزشتہ 30 سالوں سے مسلسل ایک منظم انداز میں ریاست پاکستان کے خلاف پروپیگنڈا کے ذریعے ریاست کو اور بلوچستان کے عام نوجوان کو دور کیا گیا ہے اور ایک ایسا بیانیہ بنایا گیا جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے انہوں نے کہا کہ [illegible] انہوں نے کہا کہ [illegible] ترقی [illegible] انہوں نے کہا کہ [illegible] 2022 [illegible]

وزیراعلیٰ بلوچستان کی زیر صدارت سرکاری ملازمین کیلئے علاج و معالجہ کی مجوزہ انشورنس پالیسی پر پیشرفت اور دیگر امور سے متعلق اقدامات کا جائزہ اجلاس

ہیلتھ انشورنس پالیسی کے آغاز کیلئے اقدامات کو حتمی شکل دی جائے، سرفراز بگٹی

ہیلتھ انشورنس پالیسی حکومت بلوچستان کی جانب سے سرکاری ملازمین کے لیے ایک بہت بڑا تحفہ ہے جو سرکاری ملازمین سرکاری امور کی روانی میں مصروف عمل ہیں، اجلاس سے خطاب

کوئٹہ (خ ن) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کی زیر صدارت سرکاری ملازمین کے لیے علاج و معالجہ کی مجوزہ انشورنس پالیسی پر پیشرفت، سول اور بولان میڈیکل کمپلیکس ہسپتال کوئٹہ کی [illegible] سے متعلق اقدامات کا جائزہ اجلاس منعقد ہوا اجلاس میں صوبائی وزیر بخت محمد [illegible] ایڈیشنل چیف سیکرٹری منصوبہ بندی و ترقیات زاہد سلیم، سیکرٹری (بقیہ 8 صفحہ پر)

[illegible] سیکرٹری صحت مجیب الرحمن پانیزئی، وزیر اعلیٰ کے پرنسپل سیکرٹری عمران زرکون، سیکرٹری مواصلات و تعمیرات [illegible] سمیت دیگر متعلقہ حکام نے شرکت کی وزیر اعلیٰ کو سیکرٹری صحت کی جانب سے سرکاری ملازمین کے علاج کے لیے مجوزہ ہیلتھ انشورنس پالیسی پر عملدرآمد سے متعلق بریفنگ دی گئی وزیر اعلیٰ نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہیلتھ انشورنس پالیسی حکومت بلوچستان کی جانب سے سرکاری ملازمین کے لیے ایک بہت بڑا تحفہ ہے جو سرکاری ملازمین سرکاری امور کی روانی میں مصروف عمل ہیں یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ان کو بہترین ہیلتھ کیئر کی سہولیات فراہم کریں انہوں نے ہدایت کی کہ رواں مارچ 2026 تک سرکاری ملازمین کے لیے ہیلتھ انشورنس پالیسی کے باقاعدہ آغاز کیلئے تمام ضروری اقدامات کو حتمی شکل دی جائے انہوں نے کہا کہ پالیسی کے تحت ہر سرکاری ملازم کو 10 لاکھ روپے تک کے اخراجات پر ہسپتالوں میں علاج کی سہولت میسر ہوگی وزیر اعلیٰ نے ہدایت کی کہ سول ہسپتال کوئٹہ اور بولان میڈیکل کمپلیکس [illegible] کے تمام ضروری امور پر عملدرآمد [illegible] کیا جائے اور اس حوالے سے محکمہ صحت ایک میکنزم بنائے وزیر اعلیٰ نے مذکورہ پالیسی سے متعلق کہا کہ اس پالیسی سے سرکاری ملازمین کو بہترین علاج کی سہولت فراہم کی جاسکے گی

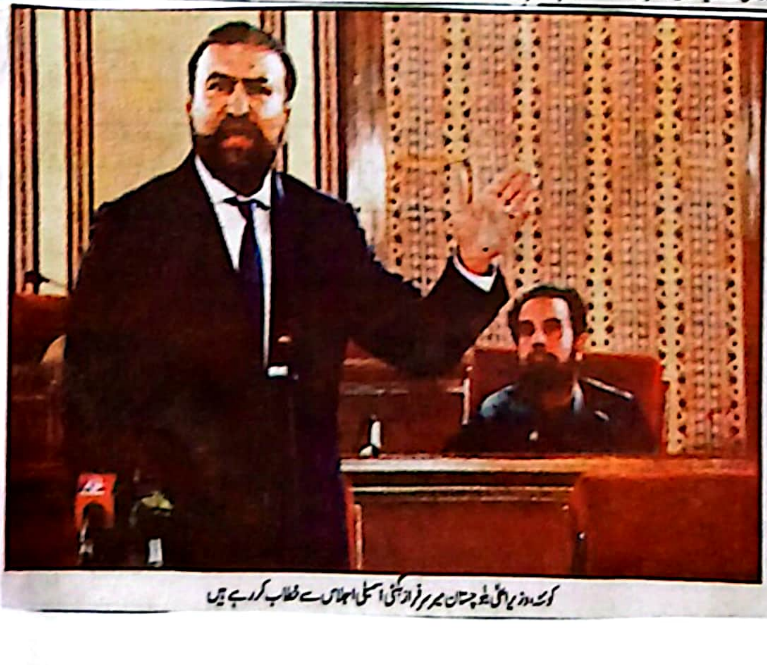

کوئٹہ: وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی اسمبلی اجلاس سے خطاب کر رہے ہیں

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Bullet No. 1

Page No. 9

روزنامہ میزان کوئٹہ

جمعرات 12 فروری 2026ء 23 شعبان المعظم 1447ھ

عوام کا مفاد مقدم، وسائل پر پہلا حق مقامی آبادی کا ہے، سرفراز بگٹی

وزیر اعلیٰ بلوچستان کا سکالرشپ، سوئی میں گیس کی عدم فراہمی اور ملازمتوں میں سست روی پر سخت برہمی کا اظہار

کوئٹہ (آئی این پی) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے سکالرشپ، سوئی میں گیس کی عدم فراہمی اور ملازمتوں میں سست روی پر سخت برہمی کا اظہار کرتے ہوئے کہا عوام کا مفاد سب سے مقدم ہے، وسائل پر پہلا حق مقامی آبادی کا ہے۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی کی (بقیہ 16 صفحہ 2 پر)

زیر صدارت پی پی ایل انتظامیہ اور صوبائی حکومت کا اجلاس ہوا جس میں صوبائی حکومت اور پی پی ایل انتظامیہ کے مابین طے معاہدے پر پیش رفت کا جائزہ لیا گیا ہے۔ سرفراز بگٹی نے کہا سوئی سے نکلنے والی گیس سے سوئی کے عوام کی محرومی افسوسناک ہے آج بھی سوئی کی خواتین لکڑیوں پر روٹی پکانے پر مجبور ہیں جبکہ پی پی ایل معاہدے کے اہم وعدوں پر عملدرآمد نہ ہونا تشویشناک ہے۔ انہوں نے کہا سکالرشپس، سن کوٹہ اور مقامی بھرتیوں میں تاخیر ہوئی اور ویلج چوکیدار کی پوسٹوں پر مقامی افراد کی بھرتی میں ٹال مٹول ناقابل قبول ہے، جب تک معاہدے پر مکمل عملدرآمد نہیں ہوگا، نئے معاہدے نہیں ہوں گے۔ سرفراز بگٹی نے سن کوٹہ کے تحت خالی آسامیوں پر فوری مقامی بھرتی کی ہدایت کی ہے جبکہ مقررہ ٹائم لائن میں عملی پیش رفت نہ ہوئی تو دیگر آپشنز زیر غور لانے کا عندیہ بھی دیا ہے۔ پی پی ایل حکام کی جانب سے گیس فراہمی کا 80 فیصد کام مکمل ہونے اور تمام زیر التوا امور کو جلد از جلد حل کر کے عوامی مسائل و مشکلات کا ازالہ کیے جانے کی یقین دہانی بھی کرائی گئی ہے۔

وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی سرکاری ملازمین کے لیے [illegible] پالیسی پر [illegible] اور میڈیکل [illegible] کے حوالے سے متعلق اقدامات کے [illegible] اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں

DIRECTO[...]
GENERAL [...]
RELATIONS BA[...]

نظامت اعلیٰ [...]
حکومت [...]

Bullet No. 1

Page No. 10

Daily BALOCHISTAN NEWS QUETTA

روزنامہ بلوچستان نیوز کوئٹہ

چیف ایڈیٹر: محمد انور ناصر

جلد 28	Ph :2839851	FaX:2839867	قیمت 15 روپے	MEMBER OF APNS	شمارہ 357
جمعرات 12 فروری 2026ء	23 شعبان	1447ھ		رجسٹرڈ ایس پی-10	

پاپولر بیانیہ اور بھارتی پراکسیز جلد ہی ختم ہونے والے ہیں، سرفراز بگٹی

ٹوٹنر سرداروں سے ہمارا سردار خوبصورت ہے، پہاڑوں پر بھیج دیا گیا

بشیر زیب، اللہ نذر سمیت دیگر لوگ بھارت کی پراکسی اور ان کی دلالی کرتے، بلوچ کہنا مناسب نہیں، صوبے کی تاریخ کو ہمیشہ مسخ کر کے پیش کیا جاتا، دہشتگرد عوام کو بطور ڈھال استعمال کرتے ہیں، بلوچ لاحاصل جنگ سے اپنے آپ کو دور کر لیں

افغانستان میں بیٹھ کر اسکوٹر پر ویڈیو بنا کر اس قوم کو مرعوب نہیں کیا جاسکتا، ایک شخص کو گرفتار کیا جو بی ایل اے کے دہشتگرد کا ہاتھ چوم رہا تھا وہ اچکزئی تھا، ایک مارٹر گولے سے تمام لوگوں کو ہلاک کر سکتے تھے

کوئٹہ (این این آئی) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ بشیر زیب، اللہ نذر سمیت دیگر لوگ بھارت کی پراکسی اور ان کی دلالی کرتے ہیں انہیں بلوچ کہنا مناسب نہیں، صوبے کی تاریخ کو ہمیشہ مسخ کر کے پیش کیا جاتا ہے، بلوچستان اور پاکستان کے لوگ محرومی اور تشدد کے درمیان تفریق پیدا کریں، دہشتگرد عوام کو بطور ڈھال استعمال کرتے ہیں بلوچستان کے لوگ پاکستان اور سیکورٹی فورسز کے ساتھ ہیں ہمارا جینا مرنا ملک کے ساتھ ہے، بلوچ لاحاصل جنگ سے اپنے آپ کو دور کریں، پاپولر بیانیہ نہیں ریاست عزیز ہے جلد ہی پاپولر بیانیہ اور بھارتی پراکسیز ختم ہونے والے ہیں، ٹوٹنر سردار سے مرعوب نہیں ہوسکتے ان سے خوبصورت ہمارا اپنا سردار تھا جسے انہوں نے پہاڑ پر بھیج دیا، یہ بات انہوں نے بلوچستان اسمبلی کے اجلاس میں اظہار خیال کرتے ہوئے کہی۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ میں بحیثیت وزیراعلیٰ نہیں بلکہ ایک بلوچ، پاکستانی کے طور پر شہداء کے لواحقین سے اظہار ہمدردی کرتا ہوں آپ کا وزیراعلیٰ آپ کی اسمبلی آپ کے لوگ آپ کے اس دکھ میں اس غم میں اس طرح برابر کے شریک ہیں جیسے کہ آپ خود غم زدہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان کے دہشتگردی کے ایشو کو لے کر اسمبلی سمیت پورے ملک میں کنفیوژن ہے گزشتہ 30 سالوں سے مسلسل ایک منظم انداز میں ریاست پاکستان کے خلاف پروپگنڈا کے ذریعے ریاست کو اور بلوچستان کے عام نوجوان کو دور کیا گیا ہے اور ایک ایسا جھوٹا بیانیہ بنایا گیا جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ ہمارے بچوں کو مار رہے ہیں ان کے لیے آواز بننے والے اس مسئلے کو کوکسی سے محرومی سے کسی سے نوکری سے کسی سے فنڈ سے کسی سے کسی ہسپتال سے جوڑتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کیا موسیٰ خیل کا بلوچستانی وہ واشک والے سے زیادہ ترقی یافتہ ہے؟ تو پھر وہ کیوں بندوق نہیں اٹھا رہا۔ انہوں نے کہا کہ اگر یہ مسئلہ سیاسی ہے تو اس پر بات کر لیتے ہیں، میرٹ، فنڈ سمیت دیگر تمام معاملات پر بات ہو سکتی ہے مگر دہشتگردی کو ان مسائل سے کیسے جوڑا جا سکتا ہے، ریاست کے علاوہ کسی کو بھی تشدد کا اختیار نہیں کسی کو اختیار نہیں کہ وہ معصوم لوگوں کا قتل عام کرے کیا ملک کے دیگر تمام علاقے برابر کے ترقی یافتہ ہیں؟ کیا وہاں کے لوگ بندوق اٹھا کر مار دھاڑ شروع کر دیں۔ انہوں نے کہا کہ 2022 میں بھی اسمگلنگ تھی کیا اس وقت حملے نہیں ہو رہے تھے اس وقت تو بارڈر کھلے تھے پھر تو حملہ نہیں ہونا چاہیے تھا۔ انہوں نے کہا اسمبلی میں آئین اور قانون کی حکمرانی کی بات ہونی چاہیے

سوئی ٹاؤن کو گیس عدم فراہمی اور ملازمتوں میں سست روی پر وزیراعلیٰ برہم

سوئی سے گیس نکلنے کے باوجود مقامی آبادی کا محروم رہنا افسوسناک، پی پی ایل کی جانب سے وعدوں پر عملدرآمد نہ ہونا تشویشناک ہے، سرفراز بگٹی

کوئٹہ (خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کی زیر صدارت پی پی ایل (پاکستان پیٹرولیم لمیٹڈ) انتظامیہ اور صوبائی حکومت کے اعلیٰ حکام کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا جس میں باہمی معاہدوں پر عملدرآمد اور عوامی فلاح سے متعلق امور کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ وزیراعلیٰ نے معاہدے کے باوجود سست پیش رفت پر سخت برہمی کا اظہار کرتے ہوئے فوری عملی اقدامات کی ہدایت کی۔ اجلاس میں اسکالرشپس، سوئی ٹاؤن کی طوطا کالونی، عدل خان اور پھوگ کالونی میں گیس کی عدم فراہمی، اور مقامی افراد کی ملازمتوں میں سست روی جیسے معاملات زیر بحث آئے۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ سوئی سے گیس نکلنے کے باوجود مقامی آبادی کا محروم رہنا افسوسناک ہے اور آج بھی خواتین کا لکڑیوں پر روٹی پکانے پر مجبور ہونا قابل تشویش ہے۔ میر سرفراز بگٹی نے واضح کیا کہ پی پی ایل کی جانب سے وعدوں پر عملدرآمد نہ ہونا تشویشناک ہے جبکہ اسکالرشپس، بن کوٹہ اور مقامی بھرتیوں میں تاخیر ناقابل قبول ہے۔ انہوں نے ویل چوکیدار کی آسامیوں پر مقامی افراد کی بھرتی میں حیل و حجت کو بھی مسترد کرتے ہوئے ہدایت دی کہ بن کوٹہ کے تحت خالی آسامیوں پر فوری طور پر مقامی بھرتیاں کی جائیں۔ وزیراعلیٰ کا کہنا تھا کہ جب تک موجودہ معاہدوں پر مکمل عملدرآمد نہیں ہوگا نئے معاہدے نہیں کیے جائیں گے۔ انہوں نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ عوام کا مفاد سب سے مقدم ہے اور وسائل پر پہلا حق مقامی آبادی کا ہے۔ مزید کہا کہ مقررہ ٹائم لائن میں پیش رفت نہ ہونے کی صورت میں دیگر آپشنز پر غور کیا جائے گا۔ اجلاس میں پی پی ایل حکام نے بتایا کہ گیس فراہمی سے متعلق 80 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور یقین دہانی کرائی کہ تمام زیر التواء امور کو جلد نمٹا کر عوامی مسائل کا ازالہ کیا جائیگا۔

ہیلتھ انشورنس پالیسی حکومت کی جانب سرکاری ملازمین کے لیے ایک بہت بڑا تحفہ ہے، اجلاس سے خطاب

کوئٹہ (خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کی زیر صدارت سرکاری ملازمین کے لیے علاج ومعالجہ کی مجوزہ انشورنس پالیسی پر پیشرفت، سول اور بولان میڈیکل کمپلیکس ہسپتال کوئٹہ کی ازسرنو بحالی سے متعلق اقدامات کا جائزہ اجلاس منعقد ہوا اجلاس میں صوبائی وزیر بخت محمد کاکڑ، چیف سیکریٹری بلوچستان شکیل قادر خان ایڈیشنل چیف سیکریٹری منصوبہ بندی و ترقیات زاہد سلیم، سیکریٹری خزانہ لعل جان جعفر، سیکریٹری صحت مجیب الرحمن پانیزئی، وزیراعلیٰ کے پرنسپل سیکریٹری عمران زرکون، اور سیکریٹری مواصلات وتعمیرات بابر خان سمیت دیگر متعلقہ حکام نے شرکت کی وزیراعلیٰ کو سیکریٹری صحت کی جانب سے سرکاری ملازمین کے علاج کے لئے مجوزہ صحت انشورنس پالیسی پر عمل درآمد سے متعلق بریفنگ دی گئی وزیراعلیٰ نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہیلتھ انشورنس پالیسی حکومت بلوچستان کی جانب اپنے سرکاری ملازمین کے لیے ایک بہت بڑا تحفہ ہے جو سرکاری ملازمین سرکاری امور کی روانی میں مصروف عمل ہے یہ جو سڑکوں پہ ہیں

وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی جائزہ اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily BALOCHISTAN NEWS QUETTA

روزنامہ بلوچستان نیوز کوئٹہ

چیف ایڈیٹر محمد انور ناصر

Bullet No. 1

Page No. 11

وزیر اعلیٰ بلوچستان نے شجر کاری مہم کا باقاعدہ آغاز کر دیا

موسم بہار کی آمد کی مناسبت سے صوبے بھر میں پودے لگائے جائیں گے

کوئٹہ (خ ن) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے وزیر اعلیٰ سیکریٹریٹ کوئٹہ میں پودا لگا صوبے میں شجر کاری مہم 2026 کا باقاعدہ آغاز کر دیا موسم بہار کی آمد کی مناسبت صوبے بھر پودے لگائے جائیں گے اس موقع پر صوبائی وزراء اراکین اسمبلی اور سکریٹری جنگلات عمران گچکی بھی موجود تھے۔

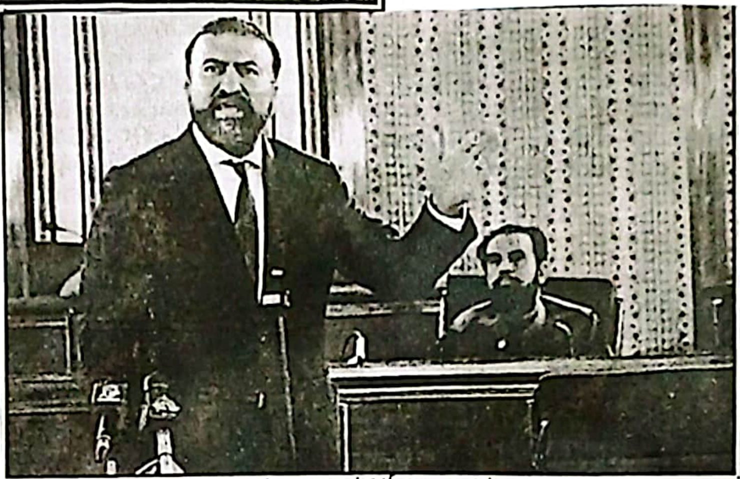

وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی اسمبلی اجلاس سے خطاب کر رہے ہیں

وزیر اعلیٰ میر سرفراز بگٹی پودا لگا کر شجر کاری مہم کا افتتاح کر رہے ہیں

CLIPPING SERVICE
DIRECTORATE GENERAL PUBLIC RELATIONS
نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان
Bullet No. 1
Page No. 12

DAILY ZAMANA
روزنامہ زمانہ کوئٹہ
بانی: سید فصیح اقبال
چیف ایڈیٹر: محمد حیدر امین
جلد 81 | جمعرات 12 فروری 2026ء، 23 شعبان المعظم 1447ھ | صفحات 6 | قیمت 20 روپے | شمارہ 43

بلوچ قوم کو لاحاصل جنگ کی طرف دھکیلنے نہیں دیں گے

وزیراعلیٰ بلوچستان

دہشت گردی ایک قومی مسئلہ ہے جس کا سامنا پورا پاکستان کر رہا ہے، لہٰذا اس حساس معاملے کو سیاسی یا معاشی محرومیوں کے ساتھ جوڑنا مناسب نہیں

بلوچستان کے سیاسی ایشوز اپنی جگہ اہم ہیں، لیکن دہشت گردی ایک الگ اور سنگین چیلنج ہے، جس سے نمٹنے کے لیے قومی یکجہتی اور واضح حکمت عملی درکار ہے

کوئٹہ (اے این این، خ ن، آئی این پی) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے صوبے میں حالیہ دہشت گردی کے واقعات کی شدید مذمت کرتے ہوئے شہداء کے لواحقین کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ قیام امن حکومت کی اولین ترجیح ہے منفی پروپیگنڈا کے ذریعے بلوچ نوجوانوں کی ذہن سازی کی جا رہی ہے، تاہم حکومت اپنی قوم کو کسی لاحاصل جنگ کی طرف دھکیلنے نہیں دے گی۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے بلوچستان اسمبلی اجلاس کے دوران اظہار خیال کرتے ہوئے کیا' وزیراعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ دہشت گردی ایک قومی مسئلہ ہے جس کا سامنا پورا پاکستان کر رہا ہے، لہٰذا اس حساس معاملے کو سیاسی یا معاشی محرومیوں کے ساتھ جوڑنا مناسب نہیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ بلوچستان کے سیاسی ایشوز اپنی جگہ اہم ہیں، لیکن دہشت گردی ایک الگ اور سنگین چیلنج ہے، جس سے نمٹنے کے لیے قومی یکجہتی اور واضح حکمت عملی درکار ہے' میر سرفراز بگٹی نے اپنے خطاب میں کہا کہ حکومت نے کبھی بھی سیاسی مذاکرات سے انکار نہیں کیا' انہوں نے اپوزیشن اور سیاسی قوتوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا آیئے سیاسی ڈائیلاگ کریں، انتخابی اصلاحات، بیوروکریسی، وسائل اور فنڈز کی منصفانہ تقسیم جیسے معاملات پر مکمل کر بات کی جا سکتی ہے، مگر دہشت گردی کو ان امور سے نہیں جوڑا جا سکتا اسمبلی ہی وہ آئینی اور جمہوری فورم ہے جہاں تمام اختلافی اور عوامی مسائل پر سنجیدہ گفتگو ہونی چاہیے وزیراعلیٰ بلوچستان نے دہشت گردی کے حالیہ واقعات پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ معصوم شہریوں، مزدوروں اور سیکیورٹی فورسز کو نشانہ بنانا کسی بھی صورت قابل قبول نہیں۔ انہوں نے کہا کہ ریاست اور قانون نافذ کرنے والے ادارے دہشت گرد عناصر کے خلاف بھرپور کارروائیاں جاری رکھے ہوئے ہیں اور امن دشمنوں کو قانون کے کٹہرے میں لایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ایک منظم انداز میں حالات خراب کرنے کی کوشش کی گئی اور نوجوانوں کو گمراہ کرنے کے لیے غلط بیانیہ پھیلایا جا رہا ہے۔ بندوق سے مسائل حل نہیں ہوتے، وزیراعلیٰ نے زور دیتے ہوئے کہا اور اس بات پر تاکید کی کہ تشدد اور بدامنی کسی بھی مسئلے کا حل نہیں بلکہ مزید پیچیدگیوں کو جنم دیتی ہے۔

کوئٹہ، وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی صوبائی اسمبلی میں اظہار خیال کر رہے ہیں

Balochistan Times

92 NEWS MEDIA GROUP

balochistantimes.pk @balochistantimes.pk BTimes_pk

Regd No. B.C.6 VOL XLV No. 1369 QUETTA Thursday February 12, 2026 / Shaban-ul-Muazzam 23, 1447

Bugti accuses India of proxy war, affirms commitment to dialogue and peace in BA

Reviews health insurance progress, rehabilitation of Civil & BMCH

Staff Report

QUETTA: Chief Minister Mir Sarfaraz Bugti has expressed profound sympathy with the great martyrs of January 31, solemnly declaring that he stands shoulder to shoulder with the families of the martyrs and fully shares their grief, while asserting that the situation has been deliberately worsened and innocent people are being killed, with terrorists now functioning as proxies of India.

Speaking during discussions on a resolution pertaining to law and order in the Balochistan Assembly, the Chief Minister stated that unemployment and various other issues constitute national problems requiring comprehensive solutions, emphasizing that his government has never rejected political dialogue but strongly objects to accusations of fraud being leveled against everyone indiscriminately. He suggested that matters should be discussed strictly on merit and should not be linked to terrorism, while noting the prevailing confusion in Pakistan and pointing out that Balochistan simultaneously confronts a political issue and a separate, distinct issue of terrorism.

Criticizing the systematic destabilization of the region and the killing of innocent people, he reaffirmed that unemployment and other problems are national in scope and that his government has never refused political negotiations. The Chief Minister added that problems cannot be solved through force alone and questioned the very purpose of the assembly if it is not discussing the constitution or lawmaking but instead considering allowing smuggling, highlighting that the constitution addresses rights only after clearly defining responsibilities. He asserted unequivocally that terrorists have become proxies of India and that Baloch people have been pushed into an unwinnable war not of their making.

Raising serious concerns about terrorists liberating a union council, he pointed out that five workers from Khuzdar were shot and asked what their crime was, questioning whether freedom could possibly be achieved through violence and emphasizing the critical importance of the National Action Plan. He noted that terrorists are exploiting religion for their own purposes but insisted that their violent actions have absolutely no connection to authentic religious teachings.

Bugti mentioned that the opposition leader was absent from the discussion and reiterated that the government remains ready to engage in dialogue but will not negotiate with those who employ force and kill innocent people, warning that linking terrorism with deprivation would only cause further harm.

Moreover, Chief Minister Mir Sarfraz Bugti on Wednesday chaired a meeting to review the progress of the proposed health insurance policy for government employees, and the measures related to the rehabilitation of Civil and Bolan Medical Complex Hospital (BMCH) Quetta.

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily: MASHRIQ QUETTA

Bullet No. 1

Dated: 12 FEB 2026 Page No. 14

بنیادی سہولیات کی فراہمی حکومت کی اولین ترجیح ہے، سردار کھیتران

رکنی میں کھلی کچہری، مسائل کے حل کیلئے احکامات جاری، پودا لگا کر شجرکاری کا افتتاح کیا

بارکھان/رکنی (غ ن) صوبائی وزیر برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سردار عبدالرحمن کھیتران کی رکنی آمد کے موقع پر کارکنوں اور مقامی عوام کی جانب سے ان کا پرتپاک اور شاندار استقبال کیا گیا، صوبائی وزیر نے عوام سے براہ راست رابطے کو ترجیح دیتے ہوئے کھلی کچہری کا انعقاد کیا، جس میں مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے شہریوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ کھلی کچہری میں پینے کے صاف پانی، نکاسی آب، جاری ترقیاتی منصوبوں اور دیگر بنیادی سہولیات سے متعلق مسائل پیش کیے گئے۔ سردار عبدالرحمن کھیتران نے موقع پر موجود متعلقہ افسران کو شکایات کے فوری ازالے کی ہدایات جاری کرتے ہوئے کہا کہ عوام کو بنیادی سہولیات کی فراہمی حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ انہوں نے یقین دلایا کہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے جاری منصوبوں کو بروقت مکمل کیا جائے گا۔ دریں اثناء صوبائی وزیر سردار عبدالرحمن کھیتران نے رکنی فاریسٹ آفس کا دورہ کیا جہاں انہوں نے پودا لگا کر شجرکاری مہم کا باقاعدہ آغاز کیا۔ اس موقع پر انہوں نے شجرکاری کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ماحولیاتی تحفظ اور موسمیاتی تبدیلیوں کے منفی اثرات سے نمٹنے کیلئے درخت لگانا وقت کی اہم ضرورت بن چکا ہے۔

INTEKHAB QUETTA

بزدلانہ حملوں سے قوم کے حوصلے پست نہیں ہونگے' بخت محمد کاکڑ

بھارتی پراکسیز کو ناکام بنایا جائیگا' حکومت بلوچستان میں قیام امن کو یقینی بنائیگی' خطاب

کوئٹہ (آئی این پی) صوبائی وزیر صحت بخت محمد کاکڑ نے کہا ہے کہ 31 جنوری کو دہشت گردوں نے معصوم شہریوں اور سیکورٹی فورسز کو نشانہ بنایا، تاہم ایسے بزدلانہ حملے قوم کے حوصلے پست نہیں کر سکتے۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ بھارت اپنی پراکسیز کے ذریعے پاکستان میں بدامنی پھیلانے کی کوشش کر رہا ہے لیکن بلوچستان میں امن کے قیام کو یقینی بنایا جائے گا۔ کوئٹہ میں بلوچستان اسمبلی کے اجلاس کے دوران ایک قرارداد پر اظہار خیال کرتے ہوئے بخت محمد کاکڑ نے کہا کہ 31 جنوری کے واقعات میں دہشت گردوں نے شہری آبادی اور فورسز پر حملے کیے۔ ان کا کہنا تھا کہ دہشت گرد ملک میں

بقیہ نمبر 17 صفحہ 5 پر

عدم استحکام پیدا کرنا چاہتے ہیں مگر حکومت اور سیکورٹی ادارے ان عزائم کو ناکام بنا دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ 10 مئی کو بھارت کو پاک فوج کے ہاتھوں عبرتناک شکست کا سامنا کرنا پڑا جس کے بعد اس نے پراکسیز کے ذریعے پاکستان کے خلاف جنگ مسلط کرنے کی کوشش کی۔ ان کا کہنا تھا کہ بلوچستان میں سرگرم انڈین پراکسیز کو شکست ہوگی اور صوبے میں پائیدار امن قائم ہوگا۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: 12 FEB 2026

Bullet No. 2

Dated: JANG QUETTA Page No. 15

جھینگا فارمنگ منصوبہ معاشی ترقی میں نمایاں کردار ادا کریگا، بلال کاکڑ

باہمی تعاون اور مربوط حکمتِ عملی کے تحت منصوبے کی رفتار کو مزید تیز کیا جائیگا، اجلاس

کراچی (خ ن) بلوچستان سرمایہ کاری بورڈ کے وائس چیئرمین بلال خان کاکڑ کی زیرِ صدارت لسبیلہ کے علاقے ڈام میں جاری جھینگا (شرمپ) فارمنگ منصوبے پر پیشرفت کا جائزہ لینے کیلئے اجلاس منعقد ہوا، جس میں محکمہ فشریز، حکومت بلوچستان کے اعلیٰ حکام، منصوبہ جاتی ٹیم کے ارکان، مقامی سماجی نمائندگان اور اسسٹنٹ کمشنر وندر سیف مگسی نے شرکت کی۔ اجلاس میں منصوبے کی پیش رفت کا جائزہ لیتے ہوئے درپیش چیلنجز پر تبادلہ خیال کیا گیا اور باہمی رابطہ کاری کو مزید مؤثر بنانے پر زور دیا گیا۔ اجلاس کے دوران وائس چیئرمین بلال خان کاکڑ نے اس امر پر زور دیا کہ جھینگا فارمنگ منصوبہ نہ صرف بلوچستان میں سرمایہ کاری کے فروغ کا ایک اہم ذریعہ ہے بلکہ اس سے مقامی آبادی کے لیے روزگار کے نئے مواقع پیدا ہوں گے، یہ منصوبہ علاقے کی معاشی ترقی میں نمایاں کردار ادا کرے گا۔ انہوں نے تمام متعلقہ محکموں کو ہدایت کی کہ وہ باہمی تعاون اور مربوط حکمت عملی کے تحت منصوبے کی رفتار کو مزید تیز کریں۔ اجلاس میں مقامی کمیونٹی کے نمائندگان کے تحفظات اور تجاویز کو بھی سنا گیا جبکہ اس بات پر اتفاق کیا گیا کہ منصوبے کی کامیابی کے لیے مقامی آبادی کے اعتماد اور شمولیت کو یقینی بنانا ناگزیر ہے۔ اس ضمن میں مقامی سطح پر آگاہی اور رابطہ کاری کو مزید مضبوط بنانے پر بھی زور دیا گیا۔

شجر کاری کے بعد درختوں کی مؤثر نگہداشت کی جائے، عمران گچکی

شجر کاری کے بعد اقدامات مؤثر نہ ہوں تو قیمتی وسائل ضائع ہوں گے، سیکرٹری جنگلات

کوئٹہ (خ ن) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی اور صوبائی وزیر جنگلات سردار مسعود لونی کی ہدایات کی روشنی میں سیکرٹری جنگلات و جنگلی حیات بلوچستان عمران گچکی نے محکمہ کے افسران اور عملے کو واضح ہدایات جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ رواں سال صوبہ بھر میں شجر کاری مہم کے ساتھ ساتھ درختوں کی مؤثر نگہداشت کو ہر صورت یقینی بنایا جائے انہوں نے کہا کہ شجر کاری پر خطیر وسائل خرچ کیے جا رہے ہیں تاہم اصل کامیابی اسی وقت ممکن ہے جب لگائے گئے پودوں کی بقا اور افزائش پر بھرپور توجہ دی جائے انہوں نے کہا کہ اگر بعد از شجر کاری اقدامات مؤثر نہ ہوں تو قیمتی وسائل ضائع ہونے کا خدشہ رہتا ہے اس لیے تمام اضلاع میں جہاں جہاں شجر کاری کی گئی ہے وہاں فوری طور پر پانی کی فراہمی کے لیے، واٹر ٹینکرز کو متحرک کیا جائے اور باقاعدہ عملہ تعینات کیا جائے جو پودوں کی دیکھ بھال، حفاظت اور افزائش کی نگرانی کرے سیکرٹری جنگلات نے ہدایت کی کہ ہر ضلع میں بعد از شجر کاری نگہداشت کا واضح اور قابل عمل منصوبہ مرتب کیا جائے جس میں آبپاشی کا شیڈول، ذمہ دار اہلکاروں کی تعیناتی اور مانیٹرنگ کا نظام شامل ہو۔

کوئٹہ کے تین تھانوں کو شہداء سے منسوب کر دیا گیا

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) حکومت بلوچستان نے کوئٹہ کے تین تھانوں کو شہدا کے ناموں سے منسوب کر دیا محکمہ داخلہ بلوچستان کے ذرائع کے مطابق وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کے ہدایت پر بروری تھانے کا نام تبدیل کر کے مغربی بائی پاس پر بم دھماکے میں شہید ہونے والے میجر محمد انور کاکڑ کے نام سے جبکہ سریاب تھانے کو 31 جنوری کو دہشت گردوں کے حملے میں شہید ہونے والی اے ایس آئی محمود الرحمن شہید کے نام سے جبکہ خروٹ آباد تھانے کا نام اسی سانحہ میں شہید ہونے والے پولیس کانسٹیبل غنی شہید کے نام سے منسوب کرنے کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا گیا ہے۔

MASHRIQ QUETTA

صوبائی معیشت میں معدنیات کا شعبہ مرکزی حیثیت رکھتا ہے، کمشنر کوئٹہ

چیمبر آف مائنز کے قیام سے سرمایہ کاروں کو ایک مؤثر پلیٹ فارم میسر آئے گا جس سے نہ صرف مقامی بلکہ بیرونی سرمایہ کاری کو بھی فروغ ملے گا

سرمایہ کاروں کیلئے سیکیورٹی، قابل رسائی اور جملہ سہولیات سے متعلق جامع منصوبہ بندی کی جائے تاکہ ایک سازگار کاروباری ماحول فروغ پائے

کوئٹہ (خ ن) کمشنر کوئٹہ ڈویژن شاہزیب خان کاکڑ کی زیرِ صدارت چیمبر آف مائنز کے قیام کے لیے اراضی کی فراہمی سے متعلق اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں ڈپٹی کمشنر کوئٹہ مہر اللہ بادینی، ایڈیشنل کمشنر کوئٹہ ڈویژن آغا سمیع اللہ، اسسٹنٹ کمشنر (ہیڈکوارٹر) کوئٹہ ڈویژن سید کلیم اللہ سمیت متعلقہ محکموں کے افسران اور دیگر حکام نے شرکت کی۔ اجلاس میں کوئٹہ شہر میں چیمبر آف مائنز کے قیام کے لیے مناسب اراضی کی تلاش اور الاٹمنٹ کے امور پر تفصیلی غور و خوض کیا گیا۔ اس موقع پر بریفنگ دیتے ہوئے بتایا گیا کہ چیمبر آف مائنز کے لیے کم از کم 25 ہزار اسکوائر فٹ زمین درکار ہے جو شہر کے قریب اور با آسانی قابل رسائی ہو۔ متعلقہ محکموں کو ہدایت کی گئی کہ وہ مختلف موزوں مقامات......

بقیہ 59 صفحہ نمبر 7 پر

کی نشاندہی کریں تاکہ جلد از جلد اراضی کی فراہمی کے عمل کو یقینی بنایا جا سکے۔ کمشنر کوئٹہ ڈویژن شاہزیب خان کاکڑ نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ معدنیات کا شعبہ صوبے کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے اور اس شعبے کی ترقی سے روزگار کے وسیع مواقع پیدا ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ چیمبر آف مائنز کے قیام سے سرمایہ کاروں کو ایک مؤثر پلیٹ فارم میسر آئے گا جس سے نہ صرف مقامی بلکہ بیرونی سرمایہ کاری کو بھی فروغ ملے گا۔ انہوں نے متعلقہ حکام کو ہدایت کی کہ سرمایہ کاروں کے لیے سیکیورٹی، اندرون شہر رسائی اور دیگر بنیادی سہولیات کے حوالے سے جامع منصوبہ بندی کی جائے تاکہ ایک سازگار کاروباری ماحول فراہم کیا جا سکے۔ کمشنر نے کہا کہ مستقبل میں صوبے کی اہم صنعت معدنیات ہی ہوگی اور اس شعبے کی ترقی کے لیے تمام دستیاب وسائل بروئے کار لائے جائیں گے۔

CamScanner

حکومت بلوچستان نے 39 انتہائی مطلوب دہشتگردوں کی فہرست جاری کردی

حیربیار مری اور براہمداغ بگٹی کے نام بھی شامل، اطلاع دینے پر 5 لاکھ سے 25 کروڑ روپے تک انعام مقرر

کوئٹہ (جنگ نیوز) حکومت بلوچستان نے 39 انتہائی مطلوب دہشت گردوں کی فہرست جاری کردی۔ تفصیلات کے مطابق حکومت بلوچستان نے دہشت گرد حملوں کے بعد 39 انتہائی مطلوب دہشت گردوں کی فہرست جاری کی ہے جس میں میر حیربیار مری اور میر براہمداغ بگٹی کے نام بھی شامل ہیں۔ حکومت کی جانب سے مطلوب افراد کی اطلاع دینے پر 5 لاکھ روپے سے 25 کروڑ تک انعام مقرر کیا گیا ہے، جبکہ حربیار مری اور براہمداغ بگٹی کی معلومات فراہم کرنے پر 10، 10 لاکھ روپے انعام کا اعلان کیا گیا ہے۔ حکام کے مطابق اطلاع دینے والوں کی شناخت مکمل طور پر خفیہ رکھی جائے گی اور معلومات کے لیے ہیلپ لائن نمبر 1719 اور 1213 جاری کردیے گئے ہیں۔

بلوچستان اسمبلی کے ارکان کی رخصت کی درخواستیں منظور

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) بلوچستان اسمبلی کے اجلاس میں بدھ کو ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ، سردار عبدالرحمن کھیتران، میر یونس عزیز زہری، میر اسد اللہ بلوچ، میر جہانزیب مینگل، روی کمار پہوجہ، شہناز عمرانی، سنجے کمار، ہادیہ نواز اور صفیہ بی بی کی رخصت کی درخواستیں منظور کی گئیں۔

بلوچستان اسمبلی، دہشتگردی کے واقعات کیخلاف مذمتی قرارداد منظور

معصوم شہریوں کا قتل کونسے حقوق کی جنگ ہے، عوام ملک اور فورسز کے ساتھ کھڑے ہیں، ارکان کا اظہار خیال

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) بلوچستان اسمبلی کے اجلاس میں 31 جنوری کے واقعات کے خلاف مشترکہ مذمتی قرارداد متفقہ طور پر منظور کرلی گئی ارکان نے کہا کہ بلوچستان میں حقوق کی جنگ نہیں، معصوم شہریوں کا قتل کونسے حقوق کی جنگ ہے، ہندوستان بلوچوں کو استعمال اور خون بہا کر اپنے عزائم حاصل کرنا چاہتا ہے، بلوچستان پاکستان کا جغرافیائی اور نظریاتی حصہ ہے جس کو تبدیل نہیں کیا جاسکتا، عوام ملک اور اپنی فورسز کے ساتھ کھڑے ہیں بندوق کے زور پر کوئی اپنا نظریہ مسلط نہیں کرسکتا، بلوچستان میں دہشت گردی جلد ختم ہوجائے گی، قانون نافذ کرنے والے اداروں کے غیر متزلزل عزم، بہادری اور قربانی کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ یہ بات ارکان بلوچستان اسمبلی نے 31 جنوری کے واقعات کے خلاف مشترکہ مذمتی قرارداد پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہی۔ بلوچستان اسمبلی کا اجلاس بدھ کو ایک گھنٹے کی تاخیر سے اسپیکر کیپٹن (ریٹائرڈ) عبدالخالق اچکزئی کی زیر صدارت شروع ہوا۔ اجلاس میں پاکستان مسلم لیگ (ن) کے پارلیمانی لیڈر میر سلیم کھوسہ نے مذمتی قرارداد پیش کرتے ہوئے کہا کہ 31 جنوری 2026 کو خوارج فتنہ الہندوستان سے وابستہ دہشت گردوں نے اپنے گرتے ہوئے مورال کو سہارا دینے کیلئے بلوچستان کے مختلف شہروں میں ناکام دہشت گرد حملے کیے، جس کے نتیجے میں نہتے اور معصوم شہری شہید اور متعدد کے زخمی ہونے اور خواتین کے استحصال، زبردستی دباؤ اور بلیک میلنگ کے ذریعے انہیں ریاست اور معاشرے کے خلاف استعمال کرنے کی مذموم کوششوں کی یہ ایوان شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ یہ ایوان واضح طور پر اعلان کرتا ہے کہ دہشت گردی کی یہ بزدلانہ کارروائیاں بلوچستان کے امن واستحکام اور ترقی کو سبوتاژ کرنے میں ناکام کوشش ہے اور یہ قوم ایسی کسی بھی سازش کے سامنے ہرگز سر نہیں جھکائے گی، یہ ایوان متاثرہ خاندانوں سے دلی ہمدردی اور یکجہتی کا اظہار کرتا اور دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ شہداء کی مغفرت، ان کے درجات بلند کرے اور زخمیوں کو جلد صحت وتندرستی عطاء فرمائے۔ یہ ایوان شہریوں کی جان ومال کے تحفظ اور پاکستان کی سالمیت کے تحفظ کیلئے تمام قانون نافذ کرنے والے اداروں کے غیر متزلزل عزم، بہادری اور قربانی کو خراج تحسین پیش کرتا ہے جن کی بدولت مذکورہ دہشت گردوں کے خلاف کامیاب آپریشن ممکن ہوا اور اس کے نتیجے میں تمام ملک دشمن دہشت گرد جہنم واصل ہوئے، یہ ایوان اس عزم کا اعادہ کرتا ہے کہ بلوچستان کے عوام امن رواداری اور بھائی چارے کے ساتھ دہشت گردی اور تشدد کے خلاف متحد رہیں گے اور کسی قیمت پر امن وامان کو سبوتاژ ہونے نہیں دینگے۔ دہشتگردی کے خلاف جدوجہد میں ریاستی اداروں اور سیکورٹی فورسز کے شانہ بشانہ کھڑے اور امن دشمن عناصر کو کسی صورت کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ قرارداد پر اظہار خیال کرتے ہوئے صوبائی وزیر ریونیو میر عاصم کرد گیلو نے حالیہ دنوں بلوچستان کے مختلف علاقوں میں ہونے والے دہشت گردی کے واقعات کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں عوام کو بھی سیکورٹی فورسز کا ساتھ دینا ہوگا، ہم سب مل کر مقابلہ کریں گے تو دہشت گردی ختم ہوگی۔ صوبائی وزیر صحت بخت محمد کاکڑ نے کہا کہ ہمارے جوانوں نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرکے دشمن کا مقابلہ کیا، وطن اور سرزمین کی خاطر شہادتیں دینے والے سیکورٹی فورسز کے اہلکاروں کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ حقوق کی جنگ نہیں 18 ویں ترمیم کے بعد بلوچستان کو صوبائی خودمختاری کے تحت اس کے حقوق ملے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مذاکرات سیاسی لوگوں سے ہوتے ہیں وزیر اعلیٰ بلوچستان نے لاپتہ افراد کا مسئلہ حل کردیا ہے، جماعت اسلامی کے رکن اسمبلی مولانا ہدایت الرحمن بلوچ نے کہا کہ بندوق کے زور پر کوئی علاقہ فتح نہیں کیا جاسکتا اگر بندوق کے ذریعے آزادی ملتی تو مقبوضہ کشمیر اور سری لنکا کے تامل آزاد ہوتے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ بندوق سے کسی ملک کی حفاظت بھی نہیں ہوسکتی۔ انہوں نے کہا کہ جنگ دلوں کو جیت کر جیتی جاسکتی ہے بلوچستان کے مرض کی تشخیص کی جائے۔ بلوچستان کے مسئلے کا حل سیاسی ہے نفرت پر مبنی فیصلوں سے نقصان ریاست کا ہوگا۔ صوبائی وزیر خوراک نور محمد دمڑ نے کہا کہ یہ حقوق، ساحل وسائل کی جنگ نہیں حقوق کے نام پر بندوق اٹھانا غلط ہے، بلوچستان کے حقوق اس اسمبلی نے لینے ہیں اور یہ ایوان صوبے کے حقوق کا دفاع کررہا ہے، مٹھی بھر عناصر ملک کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے، پاکستان قیامت تک قائم رہے گا۔ عوامی نیشنل پارٹی کے پارلیمانی لیڈر انجینئر زمرک خان اچکزئی نے دہشت گردی کے واقعات کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں دو صوبے دہشتگردی کا شکار ہیں مسئلے کی جڑ کہاں ہے اسے تلاش کیا جائے، منتخب نمائندوں کو اختیارات دیے جائیں۔

بلوچستان میں اسمگلنگ کا پیسہ دہشتگردانہ کارروائیوں میں استعمال ہوتا ہے

سیکورٹی عہدیدار

فتنہ الہندوستان درحقیقت بلوچ عوام اور بلوچستان کی ترقی کا دشمن ہے، دہشتگردی کیخلاف جنگ میں کامیابی نیشنل ایکشن پلان پر مکمل عملدرآمد سے مشروط ہے

اپوزیشن لیڈر کا فوج پر حالیہ بیان انتہائی افسوسناک اور جھوٹ پر مبنی ہے، بات چیت سیاسی جماعتوں کا استحقاق، فوج کا سیاست سے کوئی لینا دینا نہیں، میڈیا سے گفتگو

لاہور (آن لائن) پاکستان میں دہشتگردی کے خاتمے کیلئے پوری قوم کو متحد ہونا پڑے گا، دہشت گردی کیخلاف جنگ صرف سیکورٹی فورسز، فوج، پولیس یا ایف سی کی جنگ نہیں بلکہ پوری قوم کی جنگ ہے، دہشت گردی کیخلاف جنگ میں کامیابی نیشنل ایکشن پلان پر مکمل عمل درآمد سے مشروط ہے اپوزیشن لیڈر کا فوج پر حالیہ بیان انتہائی افسوسناک اور جھوٹ پر مبنی ہے، بات چیت تمام سیاسی جماعتیں کا استحقاق ہے، سیاست سے فوج کا کچھ لینا دینا نہیں۔ سیکورٹی عہدیدار نے میڈیا کو بتایا کہ پاکستان کے اندر تمام اسپانسرڈ دہشت گردی کے پیچھے بھارت کا ہاتھ ہے، حالیہ ترلائی امام بارگاہ کے حملہ آور کو دہشتگردانہ حملے کی ٹریننگ افغانستان نے دی، بیرونی اور اندرونی سازشی عناصر کیخلاف سخت کارروائیاں ناگزیر ہیں۔ سیکورٹی ذرائع کے مطابق آپ کی کوئی بھی

بقیہ نمبر 38 صفحہ 5 پر

سیاسی یا مذہبی سوچ ہو، اس سے فرق نہیں پڑتا، البتہ دہشت گردی کیخلاف ہمیں متحد ہونا ہے، ہمیں قومیت، لسانیت یا صوبائیت کی بنیاد پر ہرگز تقسیم نہیں ہونا بلکہ متحد رہ کر تمام فتنوں کا خاتمہ کرنا ہے۔ سیکورٹی ذرائع کے مطابق فتنہ الہندوستان درحقیقت بلوچ عوام اور بلوچستان کی ترقی کا دشمن ہے، تین سال قبل 15 سے 20 ملین لیٹر ایرانی پیٹرول اور ڈیزل کی اسمگلنگ ہوتی تھی، جو اب ختم ہوچکی ہے، اسمگلنگ کا پیسہ دہشت گردانہ کارروائیوں میں استعمال ہوتا ہے، گڈ گورننس ہی ایک واحد ذریعہ ہے جو دہشت گردی کو جڑ سے ختم کرسکتی ہے، احساس محرومی کے نعرے کی آڑ میں دہشت گردی کرنیوالے دہشت گردوں کو بلوچستان کے عوام پہچان چکے۔ سیکورٹی ذرائع کے مطابق کے پی کے میں دہشت گردی پر قابو پانے کیلیے بھی نیشنل ایکشن پلان ہی کی ہے، اس سلسلے میں پختونخوا میں کی جانیوالی حالیہ میٹنگز خوش آئند ہیں۔ سیکورٹی ذرائع کے مطابق جس طرح ہم نے معرکہ حق میں متحد ہوکر بھارت کو شکست دی اسی طرح ہم دہشت گردوں کو بھی شکست دیں گے تعلیمی اداروں کے دوروں سے یہ بات مزید واضح ہوئی ہے کہ پاکستان کے عوام خصوصاً نوجوان نسل فوج کے ساتھ سیسہ پلائی دیوار کی طرح کھڑی ہے۔ سیکورٹی ذرائع نے کہا کہ کوئی بیانیہ فوج اور عوام کے رشتے کو کمزور نہیں کرسکتا، ہمارا بیانیہ صرف پاکستان ہے، اپوزیشن لیڈر کا فوج پر حالیہ بیان انتہائی افسوسناک اور جھوٹ پر مبنی ہے، بات چیت تمام سیاسی جماعتیں کا استحقاق ہے، سیاست سے فوج کا کچھ لینا دینا نہیں۔ سیکورٹی ذرائع کے مطابق قانونی اور کورٹ کیسز اور اس سے جڑے تمام معاملات کا فیصلہ آئین اور قانون کے مطابق عدالتوں نے کرنا ہے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. 3 Dated: 12 FEB 2026 Page No. 17

سردار اختر مینگل کے استعفیٰ کی منظوری مناسب عمل نہیں، کامران مرتضیٰ

ایک شخص کو پارلیمانی سیاست سے دور کرنے کی بجائے ان کے تحفظات کا ازالہ کرنا چاہیے

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) جمعیت علماء اسلام کے رہنما، ومعروف قانون دان سینیٹر کامران مرتضیٰ ایڈووکیٹ نے کہا ہے کہ سترہ مہینے بعد سردار اختر جان مینگل کا قومی اسمبلی سے استعفیٰ منظور کرکے انہیں پارلیمانی سیاست سے دور کرنا مناسب عمل نہیں ہے اس رویے کو ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے ایک شخص کو پارلیمانی سیاست سے دور کرنے کی بجائے ان کے تحفظات کا ازالہ کرنا چاہیے ان خیالات کا اظہار انہوں نے صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے کیا انہوں نے کہا کہ بی این پی کے سربراہ سردار اختر جان مینگل کے استعفے کی منظوری کی وجہ شاید عاصمہ جہانگیر کانفرنس میں ان کی تقریر تھی اس کے پیچھے جو ماسٹر مائنڈ ہوتے ہیں شاید وہ اس بات سے ناواقف ہیں کہ اختر مینگل کا استعفیٰ پانی کا پہلا قطرہ ہو اور اس کے بعد بارش ہو جائے ایک شخص کو پارلیمانی سیاست سے نکالنا میرے خیال میں یہ مناسب عمل نہیں ہے کسی سیاسی بندے نے تقریر کی ہے آپ ان سے اختلاف کرسکتے ہیں ان سے اتفاق کرسکتے ہیں اختلاف اور اتفاق کی بجائے ان کے تحفظات کا ازالہ کرنا چاہیے اگر تحفظات کا ازالہ نہیں کریں گے تو لوگ آپ سے دور ہوتے جائیں گے لوگ وفاق سے دور ہو جائیں گے اس رویے کو ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے۔

بلوچستان کے حالات ٹھیک کرنے کیلئے مخلصانہ کوششوں کی ضرورت ہے، ہدایت الرحمن

غلط پالیسیوں، طاقت کے استعمال، جبری گمشدگیوں، بارڈر بندش کی وجہ سے بلوچستان لہولہان ہے

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) امیر جماعت اسلامی بلوچستان ایم پی اے مولانا ہدایت الرحمن بلوچ نے کہا ہے کہ غلط پالیسیوں، طاقت کے استعمال، جبری گمشدگیوں، ظلم وجبر، لاقانونیت، بارڈر بندش کی وجہ سے بلوچستان لہولہان ہے، شاہراہیں خوف کی علامت بن چکی ہیں، سفر عذاب بن گیا ہے صرف وہی محفوظ ہیں جو بلند دیواروں کے پیچھے [illegible] ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان کے نوجوان بے روزگار، معیاری تعلیم سے محروم ہیں، علاج و کھیل کی سہولیات بھی میسر نہیں۔ بلوچستان کے حالات ٹھیک کرنے کیلئے سنجیدہ ومخلصانہ کوششوں کی ضرورت ہے سیاسی مسئلے کو طاقت سے حل کرنا دانشمندی نہیں۔ بلوچستان میں ہر طرف خوف ودہشت اور پریشانی ہے، امن وامان کا بہت بڑا مسئلہ ہے سفر ممکن ہے نہ تجارت ودیگر معاشی معاشرتی سرگرمیاں ممکن ہیں۔

وفاق میں بلوچ آواز کیلئے کوئی حقیقی جگہ موجود نہیں، اختر مینگل

17ماہ بعد استعفیٰ منظور، استعفیٰ محض سیاسی قدم نہیں، بلوچستان کے حوالے سے ریاست کے رویے کی عکاسی ہے

بیلہ (نامہ نگار) بلوچستان نیشنل پارٹی کے سربراہ سردار اختر جان مینگل کا قومی اسمبلی کی رکنیت سے دیا گیا استعفیٰ اسپیکر قومی اسمبلی سردار ایاز صادق نے 17 ماہ کے طویل انتظار کے بعد منظور کرلیا۔ سردار مینگل نے ردعمل دیتے ہوئے اپنے ایکس پیغام میں کہا ہے کہ ن لیگ نے بالآخر ان کا استعفیٰ قبول کرلیا اور تاخیر سے اپنی گھبراہٹ ظاہر کردی۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ آیا ناقدین کو عوامی پذیرائی پریشان کررہی تھی یا یہ حقیقت کہ وہ پنجاب کے مرکزی علاقوں میں بھی عوامی حمایت حاصل کرسکتے تھے سردار اختر مینگل نے استعفے بارے موقف ایک بار پھر دہراتے ہوئے کہا کہ یہ فیصلہ اپنی مرضی اور اصولوں کی بنیاد پر بلوچستان کے حل طلب مسائل اور وہاں کے عوام کے تحفظات کے تناظر میں کیا گیا سردار مینگل کے مطابق حکام نے مسائل حل کرنے کے بجائے انہیں دبانے کی پالیسی جاری رکھی جو یہ ظاہر کرتی ہے کہ وفاق میں بلوچ آواز کیلئے کوئی حقیقی جگہ موجود نہیں انہوں نے کہا کہ یہ استعفیٰ محض ایک سیاسی قدم نہیں بلکہ بلوچستان کے حوالے سے ریاست کے رویے کی عکاسی بھی ہے سردار اختر مینگل نے مالی معاملات کی وضاحت کرتے ہوئے مزید کہا کہ استعفیٰ دینے کے بعد ایک روپیہ بھی استعمال نہیں کیا اور تمام رقوم پارلیمنٹ کے بینک اکاؤنٹ میں موجود ہیں جبکہ سرکاری لاجز سترہ ماہ پہلے خالی کردیئے گئے تھے اور اس کے بعد وہ وہاں مقیم نہیں رہے یاد رہے کہ سردار اختر مینگل نے 3 ستمبر 2024 کو قومی اسمبلی کی رکنیت سے استعفیٰ دے دیا تھا جسے ایک سال، پانچ ماہ اور آٹھ دن کے بعد منظور کرلیا گیا ہے اور یوں اب حلقہ این اے 256 خضدار میں ضمنی انتخاب کی راہ ہموار ہوگئی ہے۔

کوئٹہ کے مختلف روٹس پر گرین بس کی سہولت فراہم کی جائے، جمعیت ن

لوکل بسوں کی بندش سے عوام کو مشکلات، ٹرانسپورٹروں کے خدشات دور کیے جائیں، قاری مہراللہ

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) جمعیت علماء اسلام نظریاتی ضلع کوئٹہ کے امیر مولانا قاری مہراللہ، حاجی حبیب اللہ صافی، مولانا نیاز محمد، آغا ابراہیم شاہ، مولانا رحمت اللہ حقانی، مولانا محمد ابراہیم اور دیگر نے کہا کہ بائند خان روڈ شابو چمن ہاؤسنگ اسکیم عبدالولی چوک مغربی بائی پاس تک بہت بڑی آبادی واقع ہے، جہاں سے شہر آنے جانے کیلئے لوکل بسوں کی سہولت فراہم، چمن ہاؤسنگ سکیم، جی او آر کالونی، شابھیل سند خان روڈ، مشرقی بائی پاس، پشتون آباد، ہزار گنجی، بسزل روڈ، میاں غنڈی، ہزارہ ٹاؤن، سرکی روڈ کے عوام کو سفری سہولیات فراہم کرنے کے لئے گرین بس سروس شروع کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ بغیر کسی متبادل سواری کے لوکل بسوں پر پابندی کا کوئی جواز نہیں۔ پرانی بسوں کو ختم کرنے پر کسی کا اعتراض نہیں۔ حکومت بھی پابندی سے قبل غریب عوام کے لیے سواری کا متبادل انتظام کرے۔ مقامی ٹرانسپورٹروں کے خدشات اور تحفظات کو دور کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ لوکل بسوں کی بندش سے عوام اذیت ناک صورتحال سے گزر رہے ہیں۔

قیام امن کے نام پر شہریوں کو مشکلات سے دوچار کر دیا گیا، پشتونخوانیپ

عوام کو بلاجواز روک ٹوک، غیر ضروری پوچھ گچھ اور ذہنی اذیت میں مبتلا کرنا مسائل کا حل نہیں، بیان

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) پشتونخوا نیشنل عوامی پارٹی نے سمنگلی روڈ، کلی سمنگلی، ایئر بیس گارڈ روم گیٹ کے سامنے قائم بیریئرز، کھودے گئے گڑھوں اور غیر ضروری چیک پوسٹوں پر شدید تشویش اور احتجاج کا اظہار کیا گیا ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ مذکورہ سڑک پر جگہ جگہ قائم بیریئرز، رکاوٹوں اور کھودے گئے گڑھوں کے باعث علاقہ مکینوں اور عام شہریوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ بیان میں کہا ہے کہ امن وامان کی صورتحال کو برقرار رکھنا متعلقہ اداروں کی ذمہ داری ہے، تاہم امن کے نام پر شہریوں کی بنیادی سہولیات اور آمدورفت کو محدود کرنا کسی صورت قابل قبول نہیں۔ عوام کو بلاجواز روک ٹوک، غیر ضروری پوچھ گچھ اور ذہنی اذیت میں مبتلا کرنا مسائل کا حل نہیں۔ بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ سمنگلی کے علاقے میں پی اے ایف کی جانب سے ہزاروں ایکڑ اراضی کاسی قبائل سے، جبکہ نوحصار اور دیگر علاقوں میں بازئی قبائل کی ہزاروں ایکڑ زمین پر زبردستی قبضہ کیا گیا ہے جبکہ مزید زمینوں پر قبضے کی کوششیں بھی جاری ہیں جو کسی طور بھی قابل قبول نہیں۔ پشتونخوا نیشنل عوامی پارٹی نے متعلقہ حکام سے مطالبہ کیا ہے کہ سمنگلی روڈ پر قائم غیر ضروری بیریئرز فوری طور پر ہٹائے جائیں۔ کھودے گئے گڑھوں کو پر کرکے سڑک کو مکمل طور پر بحال کیا جائے۔ غیر ضروری چیک پوسٹوں کو ختم کرکے عوام کو آزادانہ اور باعزت آمدورفت کی سہولت فراہم کی جائے۔ مقامی قبائل کی زمینوں کے حوالے سے فوری اور منصفانہ کارروائی کرکے قبضہ شدہ اراضی واگزار کی جائے۔

CamScanner

افغانستان سے منشیات اسمگلنگ کی ناکام کوشش، 1.2 ٹن چرس برآمد، 2 افراد گرفتار

برآمد شدہ منشیات کی عالمی منڈی میں مالیت تقریباً 66.15 ملین امریکی ڈالر ہے، اے این ایف حکام

گوادر(این این آئی) اینٹی نارکوٹکس فورس (اے این ایف) نے بین الاقوامی منشیات اسمگلنگ نیٹ ورک کے خلاف بڑی کارروائی کرتے ہوئے 1.2 ٹن اعلیٰ کوالٹی چرس برآمد کر کے 2 ملزمان کو گرفتار کرلیا۔ ترجمان اے این ایف کے مطابق کارروائی انٹیلی جنس معلومات کی بنیاد پر کی گئی۔ اطلاع ملی تھی کہ اسحاق بلوچ نامی منشیات اسمگلر کی سرپرستی میں سرگرم بین الاقوامی گروہ بڑی مقدار میں منشیات پنجگور سے تربت منتقل کرنے والا ہے، جسے بعد ازاں مختلف ذرائع سے ساحل سمندر تک پہنچا کر سمندری راستے سے بیرون ملک اسمگل کیا جانا تھا۔ اے این ایف نے پنجگور، تربت قومی شاہراہ (ایم 8) پر مشتبہ ٹرک کو روک کر تلاشی لی۔ تلاشی کے دوران ٹرک کے خفیہ خانوں سے 1200 کلوگرام (1.2 ٹن) چرس برآمد کرلی گئی جبکہ ٹرک میں سوار دو ملزمان کو موقع پر گرفتار کرلیا گیا۔ حکام کے مطابق برآمد شدہ منشیات کی عالمی منڈی میں مالیت تقریباً 66.15 ملین امریکی ڈالر ہے۔ ابتدائی تحقیقات میں انکشاف ہوا ہے کہ منشیات افغانستان سے پاکستان اسمگل کی گئی تھی، جسے بعد ازاں گوادر اور پسنی کے ساحلی علاقوں سے تیز رفتار ماہی گیر کشتیوں کے ذریعے خلیجی ممالک، یمن اور تنزانیہ منتقل کیا جانا تھا۔ اے این ایف کے مطابق گرفتار ملزمان کے خلاف انسداد منشیات ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کرلیا گیا ہے جبکہ گروہ کے سرغنہ اسحاق بلوچ اور دیگر ارکان کی گرفتاری کے لیے چھاپے مارے جارہے ہیں۔

ڈیرہ مراد: بھائی نے فون پر بات کرنے پر بہن کو گولی ماردی، پٹ فیڈر میں خانہ بدوش خاتون جاں بحق

ڈیرہ مراد جمالی (نامہ نگار) پولیس تھانہ چھتر کی حدود گوٹھ کنڈی کے مقام پر بھائی نے مبینہ طور پر فون پر بات کرنے پر فائرنگ کر کے اپنی بہن مسمات ب کو ہلاک کردیا اور فرار ہوگیا، پٹ فیڈر بیرون میں مسلح افراد نے حملہ آور ہوکر خانہ بدوشوں کی جھگیوں میں فائرنگ کردی جس کے نتیجے میں ایک خاتون مسماۃ (ز) موقع پر ہی جاں بحق جبکہ ان کا سسر ہدایت اللہ شدید زخمی ہوگیا، پولیس کے مطابق پولیس اور سیکورٹی فورسز نے ڈرون کے ذریعے تعاقب کر کے ملزم عبدالوہاب کو گرفتار کرلیا جبکہ دیگر ملزمان کی گرفتاری کے لیے کوشش تیز کردی گئی ہے۔

MASHRIQ QUETTA

دکی لیویز اہلکاروں کا قتل جرم ثابت، 4 افراد کو سزائے موت

10 سال قید بامشقت اور 50 ہزار روپے جرمانہ بھی عائد، عدم ادائیگی کی صورت میں مزید چھ ماہ قید کاٹنا ہوگی

مقتولین کے ورثا کو چار، چار لاکھ روپے فی کس خون بہا بھی ادا کرنے کا حکم، فیصلہ ایڈیشنل سیشن جج دکی نے سنایا

دکی (آن لائن) ایڈیشنل سیشن جج دکی کی عدالت نے دو لیویز اہلکاروں کے قتل کے سنگین مقدمہ کا فیصلہ سناتے ہوئے چار ملزمان کو سزائے موت سمیت قید و جرمانے کی سزائیں سنادی ہیں۔ عدالتی حکم نامے کے مطابق ملزمان نعیب اللہ، عبدالمالک، کریم........ بقیہ 37 صفحہ نمبر 7 پر

اور خان محمد پر لیویز سپاہی محمد قاسم اور عبیداللہ کے قتل کا جرم ثابت ہوگیا۔ یہ افسوسناک واقعہ لیویز تھانہ ناناصاحب زیارت، ضلع دکی کی حدود میں پیش آیا تھا۔ عدالت نے جرم کی سنگینی کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام چاروں ملزمان کو تعزیرات پاکستان کی دفعہ 302(b) کے تحت سزائے موت کا حکم دیا۔ مزید برآں عدالت نے ہر ملزم کو مقتولین کے ورثا کو چار، چار لاکھ روپے فی کس بطور خون بہا ادا کرنے کا حکم

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: MASHRIQ QUETTA

Bullet No. 5

Dated: 12 FEB 2026 Page No. 19

کوئٹہ کراچی شاہراہ دو رویہ کرنے کا منصوبہ التواء کا شکار

مذکورہ شاہراہ خضدار ایک انتہائی اہم اور مصروف راستہ ہے جہاں تیز رفتار ٹریفک تنگ سڑک کیباعث اب تک سینکڑوں حادثات رونما ہو چکے ہیں، عوامی حلقے

خضدار (بیورو رپورٹ) خضدار قومی شاہراہ کوئٹہ تو کراچی شاہراہ کو ڈبل کرنے کا منصوبہ طویل عرصے سے التوا کا شکار ہو گیا ہے، تاہم خضدار کے عوام نے ایک بار پھر حکومت سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ قومی شاہراہ کی خضدار کے مقام سے فوری طور پر ڈبل وے کام کو شروع کیا جائے تاکہ قیمتی انسانی جانوں کا ضیاع روکا جا سکے عوامی حلقوں کے مطابق مذکورہ شاہراہ خضدار ایک انتہائی اہم اور معروف راستہ ہے جہاں تیز رفتار ٹریفک تنگ سڑک کیباعث اب تک سینکڑوں حادثات رونما ہو چکے ہیں۔ ان حادثات میں بے شمار افراد جان کی بازی ہار چکے ہیں جبکہ کئی خاندان مستقل غم اور مشکلات کا شکار ہوا ہے۔ عوامی حلقوں کا کہنا ہے کہ اگرچہ کوئٹہ کراچی قومی شاہراہ کو ڈبل وے کرنے کا منصوبہ شروع نہ کیا گیا تو مزید حادثات ہونے کا خدشہ ہے جو شدید تشویش کا باعث ہے شہریوں نے واضح کیا کہ مزید تاخیری حربہ حادثات کو دعوت دینے کے مترادف ہے خضدار کے عوامی و سماجی حلقوں اور ٹرانسپورٹرز حضرات نے اپنے علاقے کے ایم پی اے، ایم این اے، صوبائی اور وفاقی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ اس خطرناک سڑک کو ترجیحی بنیادوں پر ڈبل کیا جائے اور تعمیراتی کام فوری شروع کیا جائے۔ مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ شاہراہ کی بہتری نہ صرف حادثات میں کمی لائے گی بلکہ خضدار سمیت پورے علاقے کی معاشی سرگرمیوں، تجارت اور سفری سہولیات میں بھی نمایاں بہتری آئے گی۔

INTEKHAB QUETTA

حب شہر میں بڑی گاڑیوں کا داخلہ ٹریفک جام روز کا معمول بن گیا

کئی گھنٹے ٹریفک جام سے پیدل چلنے میں بھی دشواری بدھ کی شام گاڑیوں کی لمبی قطار سے ایمبولینس بھی پھنس گئی شہریوں کا حکام سے نوٹس لینے کا مطالبہ

حب (نمائندہ انتخاب) حب شہر میں ٹریفک جام، چھوٹی بڑی گاڑیوں کی قطاریں لگ گئیں، ایمبولینس پھنس گئیں، حب شہر میں ہیوی ڈمپکو کے داخلے کے سبب ایک جانب کئی کئی گھنٹے ٹریفک جام ہونے لگا تو دوسری طرف پیدل چلنے والے شہریوں کو سڑک عبور کرنے میں مشکلات کا سامنا ہے، گاڑیوں کے دباؤ کے باعث شہر میں ٹریفک نظام بری طرح سے متاثر ہے، اس حوالے سے بتایا جاتا ہے کہ حب شہر میں ہیوی گاڑیوں کے داخلے کے سبب ٹریفک کا مسئلہ روز کا معمول بن گیا۔ بدھ کی شام شہر میں ٹریفک جام ہونے کے سبب گاڑیوں کی لمبی قطاریں لگ گئیں اور ٹریفک جام میں ایمبولنس پھنس گئیں، اس حوالے سے عوامی حلقوں کا کہنا ہے کہ شہر میں ہیوی گاڑیوں کے داخلے کے سبب ٹریفک مسئلہ وبال جان بن گیا اور بعض اوقات اس قدر ٹریفک ہوتا ہے کہ شہریوں کا پیدل سڑک عبور کرنا بھی مشکل ہو جاتا ہے، ایک جانب ٹریفک جام تو دوسری جانب تجاوزات اور چنچی رکشوں کی یلغار ٹریفک کی روانی میں خلل پیدا کرنے لگی۔ انہوں نے ضلعی انتظامیہ سے حب شہر میں دن اور شام کے وقت ہیوی گاڑیوں کے داخلے کا نوٹس لینے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ ہیوی گاڑیوں کے شہر میں داخلے کیلئے بقیہ نمبر 36 صفحہ 5 پر

رات 11 بجے کے اوقات پر عمل درآمد کرایا جائے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily: AZADI QUETTA

Bullet No. 6

Dated: 12 FEB 2026 Page No. 20

وزیراعلیٰ بلوچستان کا پی پی ایل معاہدے کی پاسداری نہ کرنے پر اظہار برہمی، عوامی حقوق کے تحفظ کا عزم!

بلوچستان میں پی پی ایل اربوں روپے کمارہی ہے مگر صوبے کے ساتھ ہونے والے معاہدوں کی پاسداری نہیں کررہی۔حکومت بلوچستان کی جانب سے پہلے بھی پی پی ایل کے ناروا رویہ پر شدید تحفظات اور برہمی کا اظہار کیا گیا جب صوبائی حکومت نے پاکستان پیٹرولیم لمیٹیڈ (پی پی ایل) کے ساتھ لیز معاہدے میں توسیع سے متعلق غیر سنجیدگی پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے معاملہ وفاقی حکومت کے ساتھ اٹھانے کا فیصلہ کیا تھا۔حکومت بلوچستان اور پی پی ایل کے مابین معاہدہ تقریباً 15 سال سے ایکسپائر ہوچکا تھا اس دوران صوبائی حکومت نے اپنے تحفظات وخدشات کا اظہار کرتے ہوئے کہا تھا کہ اس دوران پی پی ایل نے لگ بھگ ایک سوارب روپے سے زائد کمائے لیکن صوبائی حکومت کو اس میں سے کوئی حصہ نہیں دیا اور پی پی ایل سے متعلق تحفظات وفاقی حکومت کے ساتھ اٹھانے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔گزشتہ سال پی پی ایل اور حکومت بلوچستان کے درمیان سوئی ڈویلپمنٹ اینڈ پروڈکشن لیز کیلئے معاہدہ ہوا۔ معاہدے کے تحت پی پی ایل حکومت بلوچستان کو 60 ارب روپے فراہم کرے گا جسے اہم اور تاریخی پیشرفت قرار دیا گیا۔اب ایک بار حکومت بلوچستان اور پی پی ایل کے درمیان ہونے والے معاہدے کی پاسداری نہ کرنے اور رویہ پر حکومت بلوچستان نے تشویش کا اظہار کیا ہے۔گزشتہ روز وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کی زیرصدارت پی پی ایل انتظامیہ اور صوبائی حکومت کے اعلیٰ حکام کا اجلاس منعقد ہوا جس میں دونوں فریقین کے مابین طے شدہ معاہدے پر پیشرفت کا جائزہ لیا گیا۔وزیراعلیٰ نے کہا کہ عوام کا مفاد سب سے مقدم ہے اور وسائل پر پہلا حق مقامی آبادی کا ہے۔ اجلاس میں اسکالرشپ، سوئی ٹاؤن کی طوطا کالونی، عدل خان اور پھونگ کالونی میں گیس کی عدم فراہمی اور ملازمتوں میں سست روی پر وزیراعلیٰ نے سخت برہمی کا اظہار کیا۔انہوں نے کہا کہ سوئی سے نکلنے والی گیس سے سوئی ٹاؤن کے باسی محروم ہیں اور آج بھی خواتین لکڑیوں پر روٹی پکانے پر مجبور ہیں۔وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے واضح کیا کہ پی پی ایل کی یقین دہانیوں کے باوجود وعدوں پر عمل نہ ہونا تشویشناک ہے، اسکالرشپس، سن کوٹہ اور مقامی بھرتیوں میں تاخیر ناقابل قبول ہے اور ویل چوکیدار کی خالی آسامیوں پر مقامی افراد کی بھرتی میں حیل وحجت قبول نہیں۔انہوں نے ہدایت دی کہ سن کوٹہ کے تحت خالی آسامیوں پر فوری مقامی بھرتی کی جائے اور مقررہ ٹائم لائن میں عملی پیشرفت نہ ہوئی تو دیگر آپشنز زیرغور آئیں گے۔پی پی ایل حکام نے اجلاس میں یقین دہانی کرائی کہ گیس فراہمی کا 80 فیصد کام مکمل ہے اور تمام زیرالتوا امور جلد از جلد نمٹا کر عوامی مسائل کا ادراک کیا جائے گا۔بہرحال پی پی ایل کی جانب سے یقین دہانیاں پہلے بھی کرائی جاتی رہیں ہیں مگر کمپنی صرف اپنے منافع پر ہی زیادہ توجہ دیتی ہے، بلوچستان کے وسائل سے مستفید تو ہورہی ہے مگر اپنے ہی معاہدوں کی پاسداری نہیں کرتی جس سے صوبے کے عوام میں ایک اچھا پیغام نہیں جاتا۔بلوچستان کے وسائل اور اس سے ملنے والے فوائد پر پہلا حق یہاں کے عوام کا ہے اور اس کی پاسداری لازمی ہے۔وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کی جانب سے پی پی ایل کے رویہ پر برہمی اور معاہدوں کی پاسداری یقینی بنانے کیلئے کوششیں اور جہدوجہد قابل ستائش ہے۔امید ہے کہ وزیراعلیٰ عوامی مفاد پر کوئی سمجھوتہ نہیں کرینگے بلوچستان کے عوام کے حقوق کا تحفظ اور ان کی فلاح بہبود وترقی کیلئے اپنا کردار ادا کرتے رہیں گے۔

CS CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily: QUDRAT QUETTA

Bullet No. 6

Dated: 12 FEB 2026 Page No. 22

دہشت گردی کے خلاف مشترکہ عزم۔۔۔ بین الصوبائی ہم آہنگی پر زور

وزیراعلیٰ پنجاب محترمہ مریم نواز شریف نے منگل کو یہاں چیف منسٹر سیکرٹریٹ کوئٹہ میں وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کے ہمراہ بلوچستان کابینہ اور اتحادی جماعتوں کے اراکین سے ملاقات کی اور بلوچستان میں حالیہ دہشت گردی کے واقعات کی بھرپور مذمت کرتے ہوئے پنجاب حکومت کی جانب سے ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا صوبائی کابینہ و اراکین بلوچستان اسمبلی سے گفتگو کرتے ہوئے وزیراعلیٰ پنجاب محترمہ مریم نواز شریف نے کہا کہ بلوچستان میں وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی عوامی فلاح و بہبود اور قیام امن کے لیے جو اقدامات کر رہے ہیں وہ باعث اطمینان اور دیرپا امن و پائیدار ترقی کے ضامن ہیں محترمہ مریم نواز شریف نے کہا کہ انہیں اس بات پر دلی مسرت ہے کہ بحیثیت وزیراعلیٰ ان کا پہلا سرکاری دورہ بلوچستان کا ہے انہوں نے بلوچستان کے عوام کے جذبے، قربانیوں اور پاکستان کے ساتھ غیر متزلزل وابستگی کو سراہتے ہوئے کہا کہ بلوچستان کے عوام نے ہمیشہ قومی یکجہتی اور سلامتی کے لیے لازوال قربانیاں دی ہیں اور پاکستان سے وابستگی کا جذبہ لائق تحسین ہے انہوں نے کہا کہ بلوچستان حکومت کو درپیش سیکیورٹی اور ترقیاتی چیلنجز میں حکومت پنجاب ہر ممکن تعاون فراہم کرے گی پنجاب حکومت ہر سطح پر بلوچستان کے ساتھ کھڑی ہے۔ وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ بلوچستان میں حکومت اور اپوزیشن عوامی فلاح، امن اور ترقی کے مشترکہ ایجنڈے پر متحد ہیں اور صوبے کو درپیش چیلنجز سے نمٹنے کے لیے تمام ادارے اور سیاسی قوتیں یکسو ہو کر کام کر رہی ہیں انہوں نے وزیراعلیٰ پنجاب محترمہ مریم نواز شریف کی جانب سے بلوچستان میں قیام امن و ترقی کے لیے نیک خواہشات اور تعاون پر شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ فراہم کردہ وسائل سے سیکیورٹی فورسز کی پیشہ ورانہ استعداد کار میں اضافہ ہوگا اور دہشت گردی کے خلاف جنگ میں خاطر خواہ مدد ملے گی میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ بلوچستان میں دہشت گردی کے مکمل خاتمے کے لئے پرعزم ہیں دہشت گردی کا مکمل خاتمہ کر کے بحالی امن کو یقینی بنایا جائے گا۔ گورنر بلوچستان جعفر خان مندوخیل سے پنجاب کی وزیراعلیٰ مریم نواز نے گورنر ہاؤس کوئٹہ میں ملاقات کی۔ ملاقات کے دوران ملک کے مجموعی امن و امان کے حالات اور صوبے کی تازہ ترین سیاسی صورتحال سمیت باہمی دلچسپی کے امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔

محترمہ مریم نواز کی جانب سے قومی یکجہتی، امن اور خوشحالی کی خواہش کا اظہار اور وزیراعلیٰ بلوچستان کی کارکردگی کی تحسین سیاسی ہم آہنگی کی عکاسی کرتی ہے۔ دوسری جانب وزیراعلیٰ سرفراز بگٹی کا یہ کہنا کہ حکومت اور اپوزیشن عوامی فلاح کے لیے متحد ہیں، اس امر کی نشاندہی کرتا ہے کہ صوبے کو درپیش چیلنجز سے نمٹنے کے لیے سیاسی اتفاق رائے ناگزیر ہے۔ بلوچستان جیسے حساس خطے میں داخلی استحکام ہی بیرونی خطرات کا مؤثر جواب بن سکتا ہے۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ محض عسکری حکمت عملی سے نہیں جیتی جا سکتی۔ اس کے لیے سماجی انصاف، معاشی مواقع، تعلیم اور بنیادی سہولیات کی فراہمی بھی لازم ہے۔ اگر پنجاب اور بلوچستان کے درمیان تعاون محض سیکیورٹی تک محدود نہ رہے بلکہ ترقیاتی منصوبوں، سرمایہ کاری، صحت اور تعلیم کے شعبوں تک پھیلے تو اس کے دور رس نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔ بین الصوبائی ہم آہنگی کو محض بیانات تک محدود رکھنے کے بجائے اسے پالیسی اور عمل کی سطح پر مستحکم کرنا ہوگا۔ بلوچستان کا امن اور استحکام دراصل پاکستان کی سلامتی اور ترقی سے جڑا ہوا ہے۔ اگر اسی جذبے کے ساتھ مشترکہ اقدامات جاری رہے تو نہ صرف دہشت گردی کے خاتمے کی راہ ہموار ہوگی بلکہ بلوچستان حقیقی معنوں میں امن و خوشحالی کا گہوارہ بننے کی سمت آگے بڑھ سکے گا۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: Balochistan Express Quetta

Bullet No. 6

Dated: 12 FEB 2026 Page No. 03

Punjab Stands with Balochistan

Punjab Chief Minister Maryam Nawaz's recent visit to Quetta is significant. It sends a powerful message. Her announcement of Rs 10 billion in aid for Balochistan's security forces is not just a financial commitment. It is a gesture of solidarity. In a time of national strain, such actions are crucial. Chief Minister Mir Sarfaraz Bugti pointed out an important fact. This was Maryam Nawaz's first official visit to another province as Punjab's leader. That she chose Balochistan is symbolic. Simply showing up matters. It is a basic act of respect and engagement that can bridge perceived divides. Her words there were clear. She called terrorism a "menace" and prayed for its end in Balochistan. She labeled the extremist threat referring to it as "Fitna-ul-Khawarij" as a major challenge. More importantly, she acknowledged the bravery of the Balochistan government in fighting it. But the visit moved beyond sympathy. The pledge of substantial financial support to the forces on the front lines is concrete. Security is the foundational need for all progress. Without it, development stalls, fear grows, and people suffer. This aid can help provide better equipment, logistics, and support for those risking their lives. Her statement that "Punjab's resources and services are available for peace and development in Balochistan" is a profound offer. It reframes the relationship. It is not one of charity, but of partnership. It says, "Your fight is our fight. Your stability is our stability."

Perhaps her most important message was this: "Ending terrorism is possible only through national unity." This is the undeniable truth. Terrorists thrive on division. They hope provinces will turn inward, that a problem in one region will be seen as their problem alone. Maryam Nawaz's visit rejects that entirely. It states that an attack in Balochistan is an attack on Pakistan. The suffering of a family in Quetta is a wound felt in Lahore. This philosophy of collective responsibility is what can forge a stronger nation. Announcements and visits are only a beginning. The true test will be in the sustained implementation of this cooperative spirit. The Rs 10 billion must reach its target effectively. The offer of Punjab's services must translate into tangible projects in infrastructure, health, or education that benefit the people of Balochistan.

Trust is built slowly, through consistent action. This visit is a strong first brick in that foundation. It shows leadership that looks beyond its own provincial boundary. It recognizes that Punjab's prosperity is inextricably linked to the peace and prosperity of Balochistan. In a political climate often marked by rivalry, this move toward cooperation is refreshing and necessary. Chief Minister Maryam Nawaz and Chief Minister Mir Sarfaraz Bugti have set a precedent. Let other leaders follow. Let this be the start of a new chapter where provinces actively see each other as partners, not competitors. The path to a secure and prosperous Pakistan runs through all its provinces, hand in hand. This visit to Quetta, with its message of unity and tangible support, is a step firmly in the right direction. The nation should welcome it and hope for more.

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily Balochistan Time Quetta

Bullet No. 6

Dated: 12 FEB 2026 Page No. 34

Backbreaking inflation

With the holy month of Ramazan just a week away, the familiar spectre of a pre-festive price hike has once again cast a long shadow over the kitchens of the common man. Across Pakistan, and particularly in the vulnerable province of Balochistan, the costs of daily essentials and food commodities have begun an upward climb that threatens to turn a season of spiritual reflection into one of economic survival. The prices of staples like flour, vegetables, and fruits have surged, multiplied the miseries of a population already reeling from the cumulative weight of years of high living costs. In Balochistan, this burden is disproportionately heavy. As the province with the highest levels of multidimensional poverty and the most stagnant unemployment rates, its people possess the thinnest of safety nets. The current economic climate is further exacerbated by the continued closure of informal trade channels along the borders with Iran and Afghanistan. For the residents of border districts, these routes are not merely for business but are vital lifelines for food and fuel. The closure of the Iranian border for informal trade has triggered rapid shortages and price spikes in essential commodities, while simultaneously stripping thousands of daily-wage workers of their only source of livelihood. When the border shuts, the fire in many local hearths goes out. The provincial government must move beyond mere rhetoric and take pragmatic, urgent steps to curb this artificial inflation. History suggests that the weeks leading up to Ramazan are a playground for hoarders and profiteers who create scarcity to drive up profit margins. The authorities in Quetta must empower price control committees to conduct rigorous, transparent market monitoring, ensuring that official rate lists are not just displayed but strictly enforced. There must be zero tolerance for those who capitalize on the hunger of the poor. Furthermore, the government must prioritize the supply chain for remote and border areas, ensuring that food reaches the furthest corners of the province to prevent localized famines. As the Ramazan relief packages are rolled out, transparency must be the guiding principle. All too often, aid intended for the needy is lost to mismanagement or political patronage. The distribution of relief items must be audited and verified to ensure it reaches the 17.5 million deserving households identified under national and provincial schemes. For the people of Balochistan, this Ramazan will be a test of resilience; for the government, it is a test of governance. Without immediate administrative intervention to stabilize prices and secure border-adjacent supplies, the "blessed month" will be overshadowed by the quiet desperation of those who cannot afford to break their fast.

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: QUDRAT QUETTA

Bullet No. 6 Dated: 12 FEB 2026 Page No. 25

بلوچستان کا المیہ اور ریاستی ذمہ داری

بے تکی باتیں

اے آر طارق

بلوچستان آج ایک بار پھر قومی ضمیر کے سامنے سوال بن کر کھڑا ہے۔ یہ خطہ جو پاکستان کی جغرافیائی اور [illegible] سیاسی اہمیت کا دل ہے، [illegible] بدامنی، بے روزگاری اور محرومی کی آگ میں جل رہا ہے۔ معصوم جانوں کا ضیاع، ریاستی رٹ کو درپیش چیلنجز اور عوام کے بڑھتے ہوئے زخم اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ ہم بلوچستان کی صورتحال کو محض ایک خبر نہیں بلکہ ایک سنگین قومی بحران کے طور پر دیکھیں۔ بلوچستان لہولہو ہے اور اس کے دکھوں پر مرہم رکھنے کے لیے سنجیدہ توجہ، تدبر اور انصاف ناگزیر ہو چکا ہے۔ اس ضمن میں بلوچستان کی موجودہ نازک اور گھمبیر صورتحال پر ممتاز صحافی معروف کالم نگار، تجزیہ کار، سابق سیکرٹری الیکشن کمیشن پاکستان کنور دلشاد کا ایک انتہائی دردمندانہ فکر حکمرانوں کو آئینہ دکھاتا ہوا آرٹیکل "بلوچستان کے سیاست دانوں کو اعتماد میں لیا جائے" جس میں بلوچستان کے [illegible] ہوئے زخموں کا سبب اور اس کا علاج بھی تجویز کیا گیا ہے۔ وہ بلوچستان کی نازک صورتحال بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "بلوچستان حالیہ دنوں دہشت گردوں کے نشانے پر تھا۔ گزشتہ چند روز کے دوران دہشت گردوں کے پے در پے حملوں میں 17 جوان شہید ہوئے۔ 31 عام شہریوں کے شہید ہونے کی بھی اطلاعات ہیں۔ ان بزدلانہ حملوں کے باوجود سیکیورٹی فورسز کا حوصلہ بلند ہے اور گزشتہ تین روز کے دوران مختلف آپریشنز میں سیکیورٹی فورسز فتنہ الہندوستان کے 177 دہشت گردوں کو کیفر کردار تک پہنچا چکی ہیں۔ بلوچستان کو اس شدت پسندی سے پاک کرنے کے لیے صوبے کے عمائدین کی ایک کانفرنس کا انعقاد ناگزیر [illegible] ہے۔ بلوچستان کے [illegible] قبائلی سرداروں میں سردار ثناء اللہ زہری، سردار [illegible]، اسد بلوچ، نورالال کے سردار [illegible] مرکزی قبائل کے اہم رہنما، بارکھان کے سردار طارق کھیتران، سابق چیف جسٹس بلوچستان [illegible] امیر الملک، اور ڈیرہ غازی خان کے بلوچ جن میں لغاری اور کھوسہ قبائل شامل ہیں۔ ان سب پر مشتمل ایک قومی جرگہ بنا کر بلوچستان کے حقیقی مسائل کا گہرائی سے جائزہ لیا جانا چاہیے۔ نادر مگسی، عامر مگسی اور ذوالفقار مگسی بھی فعال قبائلی سردار ہیں۔ ڈیرہ مراد جمالی اور قلعہ سیف اللہ کے مندوخیل قبائل کو بھی اس جرگے کا حصہ بنانا چاہیے۔ میں نے 2001ء میں الیکشن کمشنر بلوچستان کی حیثیت سے ان تمام قبائلی سرداروں کو قومی دھارے میں شامل کرانے کے لیے جنرل پرویز مشرف کی معاونت کی۔ موجودہ حالات میں ان قبائلی سرداروں کو دوبارہ اعتماد میں لیا جانا چاہیے۔ بلوچستان کے نوجوان عزت و احترام کے بھی اور حقدار ہیں۔ ریاست کو انہیں روزگار اور محفوظ مستقبل کی ضمانت دے کر اعتماد کا رشتہ بحال کرنا ہوگا۔ اس ضمن میں جنرل قادر بلوچ اور جنرل صلاح الدین ترمذی کی خدمات بھی حاصل کی جا سکتی ہیں۔ بلوچستان میں بھارت کی مذموم سازشوں کا [illegible] کے [illegible] صوبے میں کام کرنے والی [illegible] اور کے دفاتر اور ان کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھنا بھی ضروری ہے۔ بلوچستان میں سلگتے ہوئے مسائل کا حل صرف اور صرف سیاسی طریقے ہی سے ممکن ہے"۔ بلوچستان کے بارے میں لکھے جانے والے بیشتر کالم رسمی تشویش، گھسے پٹے جملوں اور لاحاصل مشوروں سے آگے نہیں بڑھتے تاہم کنور دلشاد صاحب کا کالم اس عمومی روش سے ہٹ کر ایک سنجیدہ دستاویز ہے جو ریاست کو آئینہ دکھانے کی کوشش کرتا ہے۔ مسئلہ مگر یہ ہے کہ بلوچستان اب آئینہ دیکھنے کا متحمل نہیں رہا، یہ براہ راست فیصلے مانگتا ہے۔ تلخ حقیقت یہ ہے کہ بلوچستان آج پاکستان کا سب سے بڑا انتظامی، سیاسی اور اخلاقی المیہ بن چکا ہے۔ یہ محض بدامنی کا شکار صوبہ نہیں بلکہ ریاستی رٹ، عدل، نمائندگی اور سچائی کی اجتماعی شکست کی علامت ہے۔ وہ خطہ جسے کبھی پاکستان کی "شہ رگ" کہا گیا، دہائیوں سے خون میں نہلایا جا رہا ہے اور افسوسناک امر یہ ہے کہ اس خون پر ریاستی خاموشی کی مہر ثبت ہے۔ یہاں لاشیں گرتی ہیں مگر فائلیں نہیں اٹھتیں۔ یہاں لوگ مرتے ہیں مگر ضمیر زندہ نہیں ہوتا۔ یہاں محرومی احتجاج نہیں رہی، ایک مستقل سزا بن چکی ہے۔ ریاست بار بار یہ دعویٰ کرتی ہے کہ کنٹرول موجود ہے مگر زمینی حقیقت یہ ہے کہ بلوچستان میں ریاست محض ایک بیان بن کر رہ گئی ہے۔ طاقت کے ذریعے امن قائم کرنے کا تجربہ نصف صدی سے جاری ہے اور نتیجہ سب کے سامنے ہے۔ زیادہ نفرت، زیادہ بغاوت اور زیادہ لاشیں۔ سوال یہ نہیں کہ بلوچستان میں آگ کیوں لگی [illegible]۔ سوال یہ ہے کہ ریاست کب تک تماشائی بنی رہے گی؟ کنور دلشاد [illegible] جن سیاسی اور مصالحتی راستوں کی [illegible] قابل عمل حل ہیں مگر [illegible] تھا یا تو خاموش [illegible] کا حصہ بن چکے ہیں۔ بلوچستان کے معاملے میں ریاست اور اسٹیبلشمنٹ کا کردار محض ناکافی نہیں بلکہ مشتبہ ہوتا جا رہا ہے۔ یہ بھی ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ بلوچستان کی آگ کو صرف اندرونی ناانصافی نے نہیں بھڑکایا، بیرونی مداخلت ایک کھلا راز ہے۔ بھارت، اسرائیل اور امریکہ جیسے ممالک پاکستان کو ایک کمزور، تقسیم شدہ اور وسائل سے محروم ریاست کے طور پر دیکھنا چاہتے ہیں۔ بلوچستان کے معدنی ذخائر سونا، تانبا اور دیگر قیمتی وسائل عالمی طاقتوں کی آنکھوں میں کانٹے کی طرح کھٹک رہے ہیں۔ یہ سوال اب دبایا نہیں جا سکتا کیا ہم نے اپنے وسائل، اپنی زمین اور اپنے فیصلے کسی عالمی کھیل کا مہرہ بنا دیے ہیں؟ کیا دھاندلی زدہ انتخابات، مصنوعی سیاسی سیٹ اپ اور عوام سے کٹی ہوئی حکومتیں اس آگ کو مزید ایندھن فراہم نہیں کر رہیں؟ اگر واقعی نیت صاف ہے تو بلوچستان کو محض سیکیورٹی مسئلہ سمجھنا بند کرنا ہوگا۔ شفاف انتخابات، بااختیار صوبائی قیادت، معیاری تعلیم، صحت، روزگار اور شہری تحفظ یہ سب رعایت نہیں ریاست کی آئینی ذمہ داری ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ پاکستان کو ایک خودمختار خارجہ پالیسی اختیار کرنا ہوگی کیونکہ تاریخ گواہ ہے کہ جہاں امریکی یا اسرائیلی مشورے غالب ہوں، وہاں امن نہیں بلکہ تباہی جنم لیتی ہے۔ اب مزید تاخیر کی گنجائش نہیں۔ بلوچستان کے سیاستدانوں، قبائلی عمائدین اور سنجیدہ عوامی حلقوں کو اعتماد میں لیے بغیر کوئی حل ممکن نہیں۔ کنور دلشاد صاحب کا کالم محض ایک رائے نہیں بلکہ ایک آخری وارننگ ہے۔ ریاست اگر اب بھی نہیں جاگی تو یاد رکھے بلوچستان ہاتھ سے نکلا تو صرف ایک صوبہ نہیں [illegible] پاکستان کا نظریہ، وحدت اور مستقبل داؤ پر لگ [illegible]۔ اب فیصلہ ہمارے ہاتھ میں ہے یا تو سچ بولیں، [illegible] اور مفاہمت کا راستہ اپنائیں یا پھر اندھیروں میں وہ سب کچھ کھو دیں جس کے بچانے کے وعدے کیے جا رہے ہیں۔ کیا اب بھی وقت نہیں آیا کہ ہم بلوچستان کے بارے میں سچ بولیں؟

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: AZADI QUETTA

Bullet No. 6

Dated: 12 FEB 2026 Page No. 26

بلوچستان کو بڑی محنت سے جنگ میں جھونکا جارہا ہے

بابا الف

بلوچستان کا نام آتے ہی ٹریلین آف ڈالرز کی وہ قیمتی معدنیات تصور میں آتی ہیں جو زیر زمین پائی جاتی ہیں۔ اس کے بعد وہ دہشت گرد ذہن پر حملہ کر دیتے ہیں جو بقول وزیراعلیٰ سرفراز بگٹی پانچ سے چھے ہزار ہیں اور بقول وزیر داخلہ ایک ایس ایچ او کی مار ہیں لیکن آٹھ دس روزانہ مارے جانے کے باوجود ختم ہونے میں نہیں آرہے ہیں۔ رہے وہ لوگ جو برسر زمین ہیں، وفاق سے اور اس کے جھوٹوں سے خفا ہیں اور بقول وزیر دفاع خواجہ آصف ملک دشمن عناصر کے بلوچستان کی پسماندگی اور محرومی کے بیانیے سے حالت ورغلاہٹ میں ہیں، سارے فسانے میں، ان کا ذکر ڈھونڈتے رہ جائیں۔

خواجہ آصف کے مطابق جبری گمشدگی کے بیانیے میں کوئی حقیقت نہیں۔ یہ کوئی قوم پرست تحریک نہیں بلکہ جرائم پیشہ افراد اور اسمگلروں کا گٹھ جوڑ ہے جن کی روزانہ کی چار ارب روپے منافع کی اسمگلنگ حکومت نے روک دی ہے۔ خواجہ آصف کی ہمت ہے کہ قومی اسمبلی کے ایوان میں دس پندرہ افراد کی موجودگی میں بھی ایسی دھواں دار تقریر کر لیتے ہیں لیکن ان کی چار ارب روپے روزانہ کے منافع کی اسمگلنگ کی بات بہت اہم ہے۔

چار ارب روپے روزانہ یعنی مہینے کے 120 ارب روپے اور سال کے 1440 روپے۔ ایک دن کے چار ارب روپے کے منافع میں 9 صفر آتے ہیں، سال کے منافع میں کتنے صفر آئیں گے؟ تیل کی کل مالیت اور مقدار کتنی ہوگی جو ایران سے تقریباً 40 سے 60 روپے فی لیٹر خریدا جاتا تھا اور کراچی میں 200 روپے فی لیٹر بیچا جاتا تھا۔ حالیہ کارروائیوں سے پہلے 10 سے 16 ملین لیٹرز اور حالیہ کارروائیوں کے بعد مہنگا ہونے کی صورت میں 5 سے 6 ملین لیٹر بنتا ہے۔ تصور کیجیے اتنا تیل روزانہ سرحد پار کرتا ہے اور پورے پاکستان میں تقسیم بھی ہو جاتا ہے۔ کتنا منظم نیٹ ورک ہوگا؟ ہزار ہا لیٹرز تیل منتقل کرنے میں کتنے ہزار افراد اور ٹرکس روزانہ اِدھر سے اُدھر منتقل ہوتے ہوں گے؟؟

تو پھر دہشت گردوں کا 31 جنوری کی صبح 12 مقامات پر حملہ آور ہونا کون سی بڑی بات ہے۔ 200 یا 300 دہشت گرد کیا ہزاروں دہشت گرد بھی صوبے میں داخل ہو جائیں تو حیرت کیسی؟ حکومتی رٹ "کہاں ہے، کیسی ہے، کدھر ہے" حکومت کی پالیسی؟ لائحہ عمل؟ اور گورننس کی بات!! کیسے کریں اور کس سے کریں؟ اور اس پر حیرت کا کیا اظہار کریں کہ ایک ایک دہشت گرد کے پاس 40 لاکھ روپے کا اسلحہ تھا!! اسمگلنگ کی اتنی بڑی واردات معمول ہو تو پھر بات کرنے کے لیے کچھ رہ جاتا ہے؟

بھارت، اسرائیل اور افغان بھائیوں کو بی ایل اے کے دہشت گردوں کی فنڈنگ کرنے اور رقوم مہیا کرنے کی کیا ضرورت باقی رہی ہے؟ ہم خود اسمگلنگ کے ذریعے دہشت گردوں کو وسائل مہیا کر رہے ہیں۔ کیا ریاست کے تعاون کے بغیر ایسا ممکن ہے؟ ایسے میں وزیراعلیٰ سرفراز بگٹی کی چھے ماہ پہلے سرکاری ملازموں کو دی گئی یہ چتاؤنی بہت معنی خیز ہو جاتی ہے کہ وہ فیصلہ کر لیں کہ ریاست کے ساتھ ہیں یا دہشت گردوں کے ساتھ ہیں۔ ان حالات میں، اس گٹھ جوڑ میں، گورننس کی اس حالت میں، کب تک دہشت گردوں کے ساتھ لڑا جاسکتا ہے؟

بلوچستان کی جنگ ہفتوں یا مہینوں کی بات نہیں ہے۔ یہ ایک طویل مدت جنگ ہے۔ دو تین دن میں دو سو دہشت گردوں کی ہلاکت صوبے کے امن وامان کی لرزتی ہوئی صورتحال کی عکاس ہے۔ 31 جنوری کی صبح سے بارہ مقامات پر ہونے والے منظم حملے!! یہ اچانک لگنے والی آگ نہیں ہے بلکہ ایک ایسے آتش فشاں کا پھٹنا ہے جو مدت سے دہک رہا ہے۔ دہشت گردوں کی آخری سانسوں اور ان کی طرف بڑھتی ہوئی گولی کے درمیانی وقفے میں کسی کے پاس سوچنے کی مہلت ہے کہ بچے مسلح افراد کے ساتھ سیلفیاں کیوں بنوا رہے تھے؟

بلوچستان اس نظام کا نوحہ ہے جس میں کئی دہائیوں سے قومی سلامتی کا بیانیہ انسانی المیے پر حاوی ہو گیا ہے۔ اس المیے میں بھارت اور اسرائیل ملوث ہیں اور اب افغان بھائی بھی اپنا حصہ ڈال رہے ہیں۔ ان الزامات میں کتنی حقیقت ہے کتنا فسانہ؟ کون کہاں کہاں اپنے کارڈز کھیل رہا ہے؟ قومی سلامتی کے عہدیدار یقیناً اس سے واقف ہوں گے اور اس سے اچھی طرح نمٹ بھی رہے ہوں گے۔ لیکن کیا یہ ضروری نہیں ہے کہ ایک نظر گھر کے اندر بھی ڈال لینی چاہیے۔ ماہ رنگ بلوچ کس جرم میں قید میں ڈال دی گئی ہیں اور کب تک اندر رہیں گی؟ کون جواب دے گا؟ وہ بلوچ مائیں بہنیں اور بیٹیاں جو اپنے پیاروں کو تلاش کر رہی ہیں ان سے کیسے صرف نظر کیا جاسکتا ہے؟ ہمیں پہلے بڑے تحمل سے اور دردمندی سے گھر کے اندر کے مسائل نہ صرف دیکھنے ہوں گے بلکہ انہیں ٹھیک بھی کرنا ہوگا۔

بلوچستان میں زیر زمین چھپے ہوئے خزانے سب کو نظر آتے ہیں لیکن برسر زمین انتہا درجے کی غربت کسی کو نظر نہیں آتی۔ خواجہ آصف فرماتے ہیں بلوچستان میں سب سے زیادہ ائر پورٹ ہیں۔ 1596 اسکول، 12 یونیورسٹیاں، پانچ میڈیکل کالج، 145 دیگر کالج، 13 کیڈٹ کالج، 21 ٹیکنیکل ادارے، 54 اسپتال، چار امراض قلب کے مراکز، 24 ڈائیلیسس سینٹرز، 756 بنیادی صحت مراکز اور 841 ڈسپنسریاں ہیں۔ درست ہے یقیناً ایسا ہی ہوگا لیکن کیا ان سب اداروں سے غریبوں کو روزانہ پیٹ بھر روٹی مل سکتی ہے؟ آبادی کے بڑے حصے کو روزگار مل سکتا ہے؟ عدل وانصاف مل سکتا ہے؟ گم شدہ باپ بھائی اور بیٹے مل سکتے ہیں؟ کچھ تو خرابی ہے جو لوگ بگڑے ہوئے ہیں، غصہ میں ہیں اور برسر احتجاج ہیں۔

بلوچستان میں نصف صدی سے خود مختاری کے مطالبے، وسائل کی منصفانہ تقسیم، سیاسی شناخت اور نسلی تشخص کے تحفظ کی بنیاد پر وقتاً فوقتاً بغاوتیں، علیحدگی پسند تحریکیں، قوم پرست تحریکیں جنم لیتی رہی ہیں۔ صوبہ اب زیادہ غیر مستحکم ہوتا جارہا ہے، زندگی بہت زیادہ غیر محفوظ ہو چکی ہے۔ یہاں پیچیدہ طاقتیں جیو پالیٹیکل ایجنڈے کی تکمیل میں سرگرم ہیں۔ امریکا ہر اس خطے میں شورش بپا کر رہا ہے جہاں قیمتی معدنیات ہیں۔ افغانستان کی دہائیوں پر پھیلی جنگ کے بعد لگتا ہے اب بلوچستان خانہ جنگی، تشدد اور انتشار کا نیا مرکز بنایا جارہا ہے۔

خبریں ہیں کہ امریکی سی آئی اے نے نئے گیم پلان ترتیب دیے ہیں۔ متحدہ عرب امارات اور خلیج کی دوسری ریاستیں ایران دشمنی میں امریکا کے ساتھ ہیں، بلوچستان کا علاقہ حکومت پاکستان کی رٹ سے نکال کر اور سیستان میں شورش برپا کر کے، پورے خطے کو ایران پر دباؤ بڑھانے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے؟

اس تمام شورش کا حتمی نشانہ چین ہے۔ چین کو اس خطے میں بیلٹ اینڈ روڈ منصوبے کے تحت (سی پیک جس کا حصہ ہے) جو رسائی حاصل ہورہی ہے۔ اس رسائی کو محدود کرنا ہے۔ 2015 میں سی پیک کے حوالے سے گوادر کے بارے میں بڑی بڑی باتیں کی گئی تھیں کہ چین پاکستان اکنامک کاریڈور کے ماتھے کا جھومر گوادر ہے، یہاں بندرگاہ میں توسیع ہوگی، فری انڈسٹریل زون بنے گا لیکن آج عملی صورتحال یہ ہے کہ گوادر میں اُلو بول رہے ہیں۔ پاکستان کی عظیم افواج کو بلوچستان میں ایک بڑی جنگ کا سامنا ہے جس میں امریکا، اسرائیل، بھارت، افغانستان اور متحدہ عرب امارات کے ساتھ ساتھ نہ جانے کون کون شامل ہے۔ بلوچستان کو بڑی محنت سے جنگ میں جھونکا جارہا ہے۔ بلوچستان کے عوام کی شمولیت کے بغیر یہ جنگ جیتنا بہت مشکل ہے۔ ہمیں ان کے دل جیتنا ہوں گے۔

CamScanner